REGD NO P. 67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

و لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳-۵۰ روپے
ممالک غیر ۷-۵۰ ″

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۸ | ۲۴ رفتح ۱۳۳۸ ہش ۲۳ رجمادی الثانی ۱۳۷۹ھ ۲۴ ردسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۵

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۲ ردسمبر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ اخبار الفضل میں ۱۹ ردسمبر کی شائع شدہ رپورٹ مظہر ہے کہ

"کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ کے فضل سے بہتر رہی رات نیند اچھی آگئی اس وقت ساڑھے نو بجے صبح طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب اپنے محبوب امام کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے درد دل سے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲۲ ردسمبر۔ قادیان میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے بعد اکثر احباب اپنے وطنوں کو واپس جا چکے ہیں۔ صرف چند مہمان باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

قادیان ۲۲ ردسمبر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

ہندوپاکستان اور غیر ممالک کے قریباً بارہ سو احمدیوں کی جلسہ میں شرکت حضرت امام ہمام کا روح پرور پیغام پُرسوز اجتماعی دعائیں اور مجالس ذکر کا انعقاد

پُرامن روحانی ماحول میں سینکڑوں مقامی و بیرونجات کے سنجیدہ مزاج غیر مسلموں نے جلسہ کی رونق بڑھائی اور تقاریر سنیں

قادیان ۱۹ ردسمبر۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶ اور ۱۷ ردسمبر کو نہایت پُرامن اور خوشگوار فضا میں منعقد ہوا۔ جس میں ہندوستان کے طول و عرض سے قریباً اڑھائی صد احمدیوں نے شرکت کی۔ اور ۲۰۵ کے قریب پاکستانی احمدی شریک جلسہ ہوئے جن میں سے اکثر جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی قیادت میں باقاعدہ قافلہ کی صورت میں آئے۔ اور بعض جداگانہ طور تشریف لائے۔ ان کے علاوہ بیس احباب بیرونی ممالک سے زائرین شریک جلسہ ہوئے۔

مہمانان کرام کے قیام و طعام کے انتظامات مقررہ تاریخوں سے کئی روز پہلے سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں نہایت تسلی بخش طور پر کئے گئے تھے۔ جبکہ جلسہ کے سہ روزہ اجلاسات کا تقریری پروگرام بھی نہایت خاطر خواہ طور پر انجام پذیر ہوا۔ ان سہ روزہ اجلاسوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے روح پرور پیغامات کے علاوہ ۱۳ تقاریر ہوئیں۔ جن کی مختصر رپورٹ حسب ذیل ہے:-

جلسہ سالانہ کا پہلا دن مورخہ ۱۵ ردسمبر ۱۹۵۹ء

پہلا اجلاس

قادیان میں جماعت احمدیہ کے اڑسٹھواں جلسہ سالانہ کے پہلے روز کا پہلا اجلاس مقررہ پروگرام کے مطابق زیر صدارت حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد منعقد ہونا تھا۔ لیکن بوجہ علالت طبع و پیرانہ سالی موصوف شریک جلسہ ہونے سے قاصر رہے۔ اس لئے اس اجلاس کی صدارت محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی ٹھیک دس بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس وقت تمام احباب کھڑے کھڑے دردبھری آواز میں یہ دعا پڑھتے رہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

پھر مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت نواب مبارکہ بیگم کی نظم "اک جوان منحنی اٹھا" بعدہ استوار نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ نے مختصر طور پر جلسہ سالانہ کی برکات اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور حاضرین سمیت ایک لمبی دعا کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

اس کے بعد محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ہندوستانی احمدیوں کے نام حضور ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس نے دردمندوں کو حوصلہ دیا۔ اور خدمت و اشاعت دین کے لئے ایک نئی روح پھونک دی۔

دوسرا پیغام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ارسال فرمایا تھا۔ جسے محترم مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب صدر جلسہ نے سنایا۔ جس کے آخری فقرات سے حاضرین پر غیر معمولی رقت کا عالم طاری ہو گیا اور کچھ وقت تک سارے پنڈال میں سوائے آہوں اور ہچکیوں کے اور کوئی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ (ہر دو پیغامات دوسری جگہ درج ہیں)

ذکر حبیب

اس کے بعد حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر حبیب کے عنوان پر اپنے قبول اسلام و احمدیت کا واقعہ سنایا جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے مطالعہ کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور نماز صبح کی فضیلت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے خدام سے غیر معمولی شفقت پر روشنی پڑتی ہے۔

ہستی باری تعالیٰ کے دلائل

پہلی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس نے "ہستی باری تعالیٰ کے دلائل" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے دہریت۔ روس کے راکٹ۔ اور انکار خدا۔ فرعون کی غرقابی۔ راکٹ کے متعلق پیشگوئی۔ سائنسدانوں کے انکار خدا۔ خدا کے متعلق مختلف نظریات کا ذکر کرنے کے بعد ہستی باری تعالیٰ کے مثبت دلائل بیان کئے۔ اس ضمن میں آپ نے دلیل فطرت۔ انبیاء کی شہادات۔ مکالمہ و مخاطبہ استجابت دعا۔ جسم فرعون کی حفاظت۔ ترقی احمدیت و ترقی قادیان کے متعلق خدائی بشارات کا ذکر کیا۔

موعود اقوام عالم

دوسری تقریر مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ کلکتہ نے "موعود اقوام عالم" کے عنوان پر تقریر کی۔ پہلے آپ نے عالم مذاہب میں ایک موعود کی پیشگوئی کا ذکر کیا۔ ہندو و مقدس شاستر۔ عیسائیت اور اسلام نے اس کی مشترکہ علامات بتائیں۔ پھر ان کتب سے زمانہ نزول کی تعیین کی۔ گیتا کے چند شلوکوں کی تشریح کی۔ بعثت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کیا۔ اور آپ کی صداقت خدائی بشارتوں اور آپ کی پیشگوئیوں پر استدلال کیا۔

اس تقریر کے بعد پہلے دن کا پہلا اجلاس ختم ہوا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد پہلے دن کا دوسرا اجلاس اڑھائی بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔

مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر قافلہ پاکستان نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔

اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت

پہلی تقریر "اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت" کے موضوع پر جناب حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے کی۔ آپ نے اسلام کی زندگی پر ربانی تحدی پر

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رام آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۵۹ء

جلسہ سالانہ کے مختصر کوائف

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ قادیان میں جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ اور آج سے ۶۷ سال قبل خدا تعالیٰ کی دی ہوئی خبر ایک بار پھر نہایت شان و شوکت سے پوری ہوئی کہ

یأتون من کل فج عمیق

چنانچہ بھارت کے مختلف اکناف سے شمع احمدیت کے پروانے اپنے محبوب مرکز میں مقامات مقدسہ کی زیارت اور اجتماعی دعاؤں اور ذکر الٰہی میں شمولیت کی خاطر جمع ہوئے۔ بنگال۔ بہار۔ راجستھان۔ یوپی۔ میسور۔ آندھرا۔ بمبئی۔ پونچھ۔ جموں۔ کشمیر وغیرہ مقامات سے عشاق مسیح محمدی جلسہ سالانہ کی خاطر قادیان پہنچے۔ نہ صرف یہ بلکہ بیرونی ممالک سے بھی ایک معقول تعداد میں احمدیت کے دائمی مرکز میں حاضر ہوئے۔ چنانچہ برما۔ عدن۔ مشرقی افریقہ سے خاص اسی پاک مقصد کے لئے دوستوں نے سفر کیا۔ اور پاکستان سے تو قریباً دو سو احمدی باقاعدہ ایک قافلہ کی صورت میں آئے۔ گو جلسہ سالانہ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ر دسمبر کو منعقد ہوا۔ لیکن ۱۳ر دسمبر تا ۲۰ر دسمبر آٹھ روز احمدیہ محلہ میں خاصی چہل پہل اور خوب رونق رہی۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عرصہ پہلے یہ جو فرمایا تھا کہ ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

جملہ زائرین دارالامان نے اس کا نظارہ ایک بار پھر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا!!

امسال جلسہ سالانہ پر مجموعی طور پر پونے چھ سو کی تعداد میں بیرونجات سے احمدی حضرات شریک جلسہ ہوئے۔ اور سات سو کے قریب مقامی درویشان مل کر کل تیرہ سو احمدیوں کو اس غیر معمولی جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی اور سینکڑوں مقامی اور بیرونجات کے غیر مسلموں نے بھی جلسہ کی رونق بڑھائی اور تقاریر سنیں۔ عدن سے شیو جی خاندان کے پانچ افراد۔ جزائر فجی کے محمد رمضان صاحب مع اہلیہ و پوتا۔ مشرقی افریقہ سے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور کبیر احمد صاحب بھٹی و محمد احمد صاحب بھٹی مع اہل و عیال تشریف لائے۔ علاوہ ازیں پاکستانی قافلہ میں شامل ہو کر ربوہ میں زیر تعلیم افریقی طلبہ کی ایک پارٹی بھی قادیان پہنچی۔ اسی طرح خان بہادر سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی (بہار) سے شریک جلسہ ہوئے۔ اور جلسہ میں ایک اجلاس کی صدارت کے علاوہ انگریزی زبان میں ایک فاضلانہ لیکچر بھی دیا۔ نیز نائب وزیر داخلہ جموں کشمیر لفٹیننٹ کرنل سردار سریں سنگھ صاحب سرآگامی سے تشریف لائے موصوف احمدیہ جماعت کے ساتھ تعلق الفت و محبت رکھتے ہیں۔ آپ نے بھی ایک جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اسی طرح ہفتہ وار اخبار روشنی سرینگر کے ایڈیٹر عبدالعزیز صاحب کاشمیری بھی تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سفر کو ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین۔

جلسہ کی تاریخیں ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷ر دسمبر تھیں۔ جس میں شرکت کے لئے ۱۳ر دسمبر سے ہی احباب قادیان پہنچنے شروع ہو گئے۔ ان میں اندرون ملک کے مختلف مقامات کے دوستوں کے علاوہ بیرونی ممالک جزائر فجی، ماریشس، عدن، افریقہ، برما کے احباب مقررہ تاریخوں سے ایک دو روز قبل ہی تشریف لے آئے۔ سب کے قیام و طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ اور ۱۴ر دسمبر کو پانچ بسوں میں سوار پاکستانی احمدیوں کا قافلہ بھی سات بجے پہنچ گیا۔ پاکستانی قافلہ ابھی بٹالہ والی پختہ سڑک پر ہی تھا کہ اطلاع ملنے پر منارۃ المسیح کے آٹھوں بجلی کے لیمپ روشن کر دیئے گئے۔ اس طرح منارہ کی برقی روشنی نے دور ہی سے مسیح پاک کے معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا جبکہ دیار مسیح سے نکلنے والی شعاعوں کو دیکھ کر اہل قافلہ پر غیر معمولی رقت طاری ہو گئی اور سب ہی زیر لب دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ قافلہ کی پانچوں بسیں ڈلہ کے موڑ سے گھوم کر بڑا نئے اڈہ قادیان ریتی چھلہ کے پاس سے گذرتی ہوئیں محلہ دارالانوار میں پہنچ گئیں اور بیت الظفر سے احمدیہ محلہ کی طرف مڑ گئیں۔ ادھر ضیاء الاسلام پریس اور جلسہ گاہ کے قریب جملہ درویشان قادیان اور حاضر الوقت مہمانان اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کی پیشوائی کے لئے موجود تھے۔ مقام استقبال پر بجلی کی روشنی کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ جونہی بسیں اس جگہ پہنچیں اھلاً و سھلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ درویشان قادیان و دیگر احباب ایک لمبی قطار میں کھڑے تھے بجناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی قیادت میں سب مہمان بسوں سے اتر کر باری باری معانقہ کرتے اور السلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے چلے گئے۔ اور کچھ دیر بعد سب مہمانوں کو ان کی مقررہ قیام گاہوں میں پہنچا دیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات از قسم خدمت و تواضع مہمانان کرام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ کی نگرانی میں نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام پائے۔ اور کم و بیش ۲۵۰ درویشان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں نہایت مستعدی اور پوری تندہی سے کام کیا۔ اور مہمانانِ کرام کو آرام پہنچانے میں حتی الامکان کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور ہر طرح محبت و اخلاص سے خدمت کر کے علیٰ قدر المراتب خدا تعالیٰ سے بہترا جر کے مستحق بنے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی میں برکت دے۔ ان کے اخلاص کو بڑھائے۔ اور یہ مخلص خدمات کو پایۂ قبولیت بخشے۔ آمین۔

مہمانانِ کرام کے قیام کا مجموعی انتظام مدرسہ احمدیہ، دارالمسیح اور نصرت گرلز سکول میں کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں ایک معقول تعداد ہندو پاکستان و بیرونجات سے آنے والی فیملیز کی تھی جن کے لئے درویشان کرام نے اپنے مکانوں کا ایک حصہ پیش کر کے ان کے علیحدہ قیام اور آرام و آسائش کا اہتمام کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت قادیان میں محض مقامات مقدسہ کی زیارت اور ذکر الٰہی و دعاؤں کی خاطر آتے ہیں اور عرصہ قیام قادیان میں اُن کا تمام تر یہی روحانی مشغلہ رہتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان مبارک ایام میں سب احباب انفرادی دعاؤں، نوافل کی ادائیگی اور ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ اور انہیں مساجد میں باجماعت پنجگانہ نمازوں کے علاوہ روزانہ نماز تہجد بھی باجماعت ادا کرنے کا موقعہ میسر رہا۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے افتتاح و اختتام پر اجتماعی دعائیں ہوئیں اور مورخہ ۱۸ر دسمبر کو نماز جمعہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین کے لئے تجہیز کیا؟ لائے ہوئے دو جنازوں کی نماز جنازہ مکرمی محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل نے ؟ پڑھائی۔ اور اس موقعہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر اجتماعی دعا ہوئی۔

مورخہ ۱۶/۱۵ر دسمبر کی درمیانی شب مسجد مبارک میں زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ذکر حبیب کی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں مختلف صحابہ کرام کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ایک ایک روایت سنانے کا اہتمام کیا گیا۔ جناب محترم حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی۔ محترم مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ جناب شیخ عبدالعزیز صاحب صحابہ حضرت مسیح موعود نے روایات سنائیں۔ جناب ملک صلاح الدین صاحب نے بھی بعض صحابہ کی مروی روایات پڑھ کر سنائیں۔ اس موقعہ پر جناب میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے صحابہ کرام کے مقام پر ایک پُر مغز تقریر فرمائی۔ اور صدر جلسہ نے صحابہ کرام کے حالات اور آن کی بیان کردہ روایات کو محفوظ کرنے کی اہمیت و ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اور اس سلسلہ میں اپنے والد ماجد حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب اور اپنی والدہ ماجدہ (جو دونوں ہی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے) کی چند ایمان افروز روایات سنائیں۔ ذکر حبیب کی یہ مجلس آٹھ بجے سے دس بجے بعد تک جاری رہی۔

مورخہ ۱۷/۱۶ر دسمبر کی درمیانی شب ۷ بجے بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب لفٹیننٹ کرنل سردار سریں سنگھ صاحب سرائے خاص ضلع جالندھر چالیس زبانوں میں تقاریر ہوئیں جس کا اہتمام مکرم مولوی شیر ولی محی الدین آف ربوہ سابق مبلغ سنگاپور نے کیا۔ یہ سوا تین درجن مختلف زبانیں بولنے والے سب کے سب مسیح پاک علیہ السلام کے پروانے ہی تھے۔ اور اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو برسوں پہلے دیئے گئے خدائی وعدہ کا ایفاء سب حاضرین مجلس نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جیسا کہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں فرمایا تھا:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا"

(کشتی نوح ص۱۵)

مورخہ ۱۸ر دسمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور مجلس انصار اللہ بھارت کا پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جس میں درس القرآن۔ درس الحدیث۔ درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ ذکر حبیب کے موضوع پر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی۔ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل۔ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک اور جناب شیخ عبدالعزیز صاحب پانچ صحابہ نے ایک ایک روایت سنائی۔ جو حاضرین کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ اور بعدہٗ اجتماعی دعا ہوئی۔

جلسہ سالانہ کا سہ روزہ پروگرام ۱۷ر دسمبر کو پانچ بجے ختم ہو گیا۔ بعض دوست زیادہ فرصت نہ پانے کے باعث اسی روز ربا قی ص۹ پر

باقی ص۹ پر

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

قادیان ۱۵ر دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان میں جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں سالانہ جلسہ (منعقدہ ۱۵-۱۶-۱۷ر دسمبر) کی تقریب سعید پر جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کے نام حسب ذیل پیغام ارسال فرمایا۔ حضور کا یہ روح پرور پیغام جناب چوہدری اسداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے آج صبح جلسہ سالانہ کے پہلے دن کے پہلے اجلاس میں افتتاحی دعا کے بعد پڑھ کر سنایا۔ پیغام کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھولے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندہ کی عقل نہیں پہنچتی اس کا علم پہنچتا ہے۔

خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتیں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔

صدقہ کا لفظ بھی بتاتا ہے کہ تعلق باللہ سچا ہے۔ پس تعلق باللہ کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جو کام آپ نہیں کر سکتے وہ خدا کر دے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ کثرت سے پڑھا کریں۔ اور یہ رَبِّ اِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ اَعْلَمُ مِنِّیْ مِنْ خِفَاءِ نَقَائِصِیْ فَاَنْزِلْ عَلَیَّ فَضْلَکَ وَرَحْمَتَکَ وَاَزِلْ عَنْ طَرِیْقِیْ کُلَّ عَوَائِقَ لَا تَفْرِقْنِیْ بَعْدِیْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ مِنِّیْ مِنْ حَالِیْ۔

مرزا محمود احمد۔ ۱۳ر دسمبر ۱۹۵۹ء

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا پیغام

قادیان ۱۵ر دسمبر۔ قادیان میں جماعت احمدیہ کے اڑسٹھویں سالانہ جلسہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے حسب ذیل پیغام موصول ہوا۔ یہ پیغام جلسہ سالانہ کے پہلے دن پہلے اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور پیغام کے بعد محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے پڑھ کر سنایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

مکرمی ومحترمی مولوی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ چار یا پانچ سال کے طویل وقفہ کے بعد احباب جماعت پاکستان کو قافلہ کی صورت میں قادیان جانیکا موقعہ مل رہا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے یہ سفر اہل قافلہ کے لئے اور اہل قادیان کیلئے اور ہندوستان کیلئے اور پاکستان کے لئے اور اسلام اور احمدیت کیلئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

یہ قافلہ گو دو سو افراد پر مشتمل ہے مگر دراصل پاکستان کی ساری جماعت ہی قادیان کی زیارت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعائیں کرنے کی تڑپ رکھتی ہے اور خدا سے دست بدعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے کامل ملاپ کا رستہ کھولے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن عالمگیر ہے اس لئے یہ حد بندیاں اور یہ پابندیاں طبعاً ہر مخلص احمدی کے دل پر بہت گراں گذرتی ہیں۔ وَلَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ پُر امن تبلیغ اور پاک نمونہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کا پیغام لوگوں کو پہنچاتے چلے جائیں اور ہر اسود و احمر کے دل میں اس طرح گھر کر جائیں کہ ایک طاقتور مقناطیس کی طرح لوگ خود بخود آپ کی طرف کھنچتے چلے آئیں۔

گذشتہ ایام میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا دل قادیان کے لئے بہت بے چین رہا ہے۔ اگر حضور کی یہ بے چینی خدائی تقدیر کی انگلی ہے تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ بچھڑے ہوئے بھائیوں کو پھر ملا دے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ مگر یاد رکھو کہ اس کے لئے تین باتوں کی ضرورت ہے:-

(اول) والہانہ تبلیغ

(دوسرے) پاک اور دلکش نمونہ اور

(تیسرے) سوز و گداز کی دعائیں۔

ہمارا آسمانی آقا آپ کو ان تینوں باتوں کی توفیق دے اور آپکو اپنے فضل و رحمت اور قدرت وجبروت کے دائمی پردوں کے نیچے رکھے۔ آمین ثم آمین۔

یہ قافلہ دو سو افراد پر مشتمل ہے اور کچھ دوست جن کے پاس بیرونی ممالک کے پاسپورٹ ہیں علیحدہ طور پر بھی جا رہے ہیں اور امید ہے اس سے کچھ زیادہ تعداد ہندوستان کے مختلف علاقوں کے بھی اس موقعہ پر قادیان پہونچ جائے گی۔ اس طرح زائرین کی تعداد ہندوستان کے مختلف علاقوں سے بھی اس موقعہ پر قادیان پہنچ جائیگی اس طرح زائرین کی تعداد انشاء اللہ چھ سات سو ہو جائیگی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابتداء میں جلسہ کی داغ بیل ڈالی تو اس وقت جلسہ سالانہ میں شامل ہونیوالوں کی تعداد دو سو سے بھی کم تھی۔ اگر دو سو کی تعداد سے ترقی کر کے جماعت اپنی موجودہ تعداد کو پہنچ سکتی ہے تو خدا کے فضل سے چھ سات سو کی تعداد سے پیدا ہونے والا بیج بہت جلد ایک عظیم الشان درخت بن سکتا ہے۔

موجودہ قافلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابی ہیں بعض امراء جماعت ہیں بعض بیرونی ممالک کے مبلغ ہیں بعض خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد ہیں بعض بیرونی ممالک کے طلبہ ہیں اور بعض ان پارٹیوں سے نہ ہونے کے باوجود اخلاص میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہ سب آپ لوگوں کی نیک صحبت اور پاکیزہ دعاؤں سے فیض پائیں اور آپ لوگ انکی نیک صحبت اور دعاؤں سے مستفید ہوں اور پھر دونوں کی دعائیں مل کر آسمان میں وہ حرکت پیدا کر دیں جو دنیا کے دلوں کو فتح کرنے والی ہو۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

میری طرف سے سب بھائیوں کو محبت کا سلام پہنچے۔

نوٹ:- جو بھائی توفیق پائیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر میرا عاجزانہ سلام پہنچائیں اور دعا کریں کہ حضور کے قدموں کی طفیل اللہ تعالیٰ مجھے خدمت دین کی توفیق دے اور میرا انجام بخیر ہو۔ والسلام

خاکسار:- مرزا بشیر احمد۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۹ء

ل یہ الفاظ واضح طور پر پڑھے نہیں جا سکے۔ (بدر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

ایک تازہ کشف

فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء

فرمایا:-

آج میں لیٹا ہوا تھا کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ نواب صاحب بہاولپور مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں اور بڑی دیر تک میرے پاس بیٹھے رہے ہیں۔ کوئی گھنٹہ بھر بیٹھنے کے بعد وہ اٹھ کر چلے گئے۔

بہاولپور کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس میں چاچڑاں شریف ہے جس میں نواب صاحب بہاولپور کے پیر حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رہتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم معتقدین میں سے تھے۔ اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہاولپور میں لوگوں کا رجحان احمدیت کی طرف بڑھ رہا ہے یہاں تک کہ نواب صاحب کے بعض عزیز بھی جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔ غالباً یہ کشف بھی خدا تعالیٰ نے اسی لئے دکھایا ہے۔ نواب صاحب گھنٹہ بھر میرے پاس بیٹھ کر چلے گئے۔ انگریزی حکومت کے زمانہ میں نواب صاحب بہاولپور شملہ میں مجھے ملا کرتے تھے اور چونکہ ان کے پیر حضرت مسیح موعودؑ کے معتقد تھے اس لئے وہ میرا بڑا لحاظ کرتے تھے۔ بعض دفعہ انہیں مشاعرہ میں بلایا جاتا تو وہ میری موجودگی میں مجھ سے پہلے نہیں بیٹھتے تھے بلکہ منتظمین سے کہتے تھے کہ پہلے ان کو بٹھاؤ پھر میں بیٹھوں گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے علاقہ کو ترقی عطا فرمائے اور نواب صاحب کو تمام مشکلات سے نجات دے۔

یہ خاندان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب چچا کی اولاد میں سے ہے۔ اور خلفاء بنو عباس سے اس کا تعلق ہے۔ اسی لئے یہ لوگ اب تک انہی کے ناموں پر اپنے شہروں کے نام رکھتے ہیں چنانچہ ہارون آباد ان کا ایک بڑا شہر ہے جو خلیفہ ہارون الرشید کے نام پر ہے اسی طرح صادق آباد غالباً حضرت امام جعفر صادق کے نام پر ہے کیونکہ حضرت عباسؓ کا حضرت علیؓ سے بھی رشتہ تھا اور وہ اس کا ادب ملحوظ رکھتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تو اس وقت مدینہ کے لوگوں سے حضرت عباسؓ نے ہی گفتگو کی تھی اور انہوں نے انصار سے کہا تھا کہ تم میرے بھتیجے کو اپنے ساتھ تو لے جانا چاہتے ہو مگر یاد رکھو کہ اگر یہ تمہارے پاس گیا سارا عرب تمہارا مخالف ہو جائے گا پس پہلے اس کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کا عہد کرو اور پھر اسے ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ مدینہ والوں نے اس کا اقرار کیا۔ اور ہمیشہ انہوں نے اس عہد کو نباہا۔

حضرت عباسؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کے بیٹے اور حضرت حمزہ رضؓ اور ابولہب کے بھائی تھے۔ بہرحال یہ خاندان بنو عباس میں سے ہے۔ اور چاچڑاں شریف وہ مقام ہے جس کے سجادہ نشین حضرت خواجہ غلام فرید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی معتقدین میں سے تھے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمیں سنایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آتھم کے متعلق پیشگوئی کی اور وہ پیشگوئی کی شرط کے مطابق توبہ کرنے اور عذاب سے ڈر جانے کی وجہ سے پیشگوئی کی میعاد میں نہ مرا۔ تو ایک دن مجلس میں نواب صاحب بہاولپور نے مذاقاً کہا کہ مرزا صاحب نے جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری نہ ہوئی۔ اس پر خواجہ غلام فرید صاحب جوش میں آ گئے۔ اور کہنے لگے تم اسلام کے پہلوان کو جھوٹا کہتے ہو اور ایک عیسائی کی تائید کرتے ہو؟ مجھے تو آتھم کی لاش نظر آ رہی ہے۔ چنانچہ مولوی غلام احمد صاحب اختر نے جو ریاست بہاولپور کے رہنے والے تھے۔ بعد میں ان کی جو ڈائریاں شائع کیں۔ ان میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق موجود ہے۔ بہاولپور میں برابر احمدیت کی ترقی ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ موجودہ نواب جن کو آج میں نے کشف میں دیکھا ہے۔ انہوں نے بھی ہمیشہ مجھ سے تعلق رکھا ہے۔ ان کا مجھے کشف میں دکھایا جانا اور گھنٹہ بھر ان کا میرے پاس بیٹھنا بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اس علاقہ کے لئے کچھ نہ کچھ بھلائی کی کوئی صورت پیدا کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی لغو کام نہیں کرتا۔ ان کا کشفی حالت میں مجھے دکھایا جانا۔ اور پھر گھنٹہ بھر ان کا میرے پاس بیٹھنا بتاتا ہے کہ ضرور اس میں بہاولپور کی بھلائی ہے۔ کیونکہ میرا نام محمود ہے۔ اور فارسی زبان کا ایک فقرہ ہے کہ ؎

"الٰہی عاقبت محمود باد"

یعنی اے خدا اس کا انجام بخیر ہو۔

میرے سسرال کے کئی آدمی بہاولپور میں کام کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ میرے بڑے بھائی بھی وہاں وزیر مال رہ چکے ہیں۔ اور پچھلے چند سال میں تو اس علاقہ میں احمدیت کے حق میں بڑی حرکت رہی ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس علاقہ کو خیر اور برکت کے لئے چن لیا ہے۔ اور مجھے اس کشف کا دکھایا جانا ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس علاقہ پر اور اس علاقہ کے رئیس اور اس کے خاندان پر انشاء اللہ تعالیٰ نازل ہوں گی۔

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو

یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو
اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

خطبہ جمعہ

نہ صرف اپنے بھائیوں سے بلکہ دوسروں سے بھی محبت ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو

یہی وہ گر ہے جس سے جماعتیں زندہ رہتیں اور ترقی کرتی ہیں

جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق دے دیتا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۵۶ء بمقام احمدیہ مسجد مری

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ محض ہمارا انعام ہے کہ ہم نے لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے۔ اور مسلمانوں کے دلوں میں

ایک دوسرے کی محبت

پیدا کر دی ہے۔ اگر یہ انعام ہماری طرف سے نہ ہوتا تو خواہ تم کتنا بھی خرچ کرتے لوگوں کے قلوب میں ایسی محبت پیدا نہ کر سکتے (انفال ع ۸) یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا محبت رکھنا یا آپ کی وفات کے بعد جو بھی اسلام کا مرکز ہو اس سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اسی طرح بھائیوں بھائیوں کی جو آپس میں محبت ہو یہ بھی انسان کے ایمان کی علامت ہے۔ اور یہ کہ یہ محبت محض اللہ تعالیٰ کے دین سے پیدا ہوتی ہے دنیوی اموال سے پیدا نہیں ہوتی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کر کے اور پھر ایک مرکز بنا کر ایک نئے سرے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہماری جماعت کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ یہ ہمارا احسان ہے کہ ہم نے مومنوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کر دی ہے۔ ہمیں اس قسم کے نظارے بھی نظر آتے ہیں کہ نہ صرف مومنوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ہوتی ہے بلکہ جو مومن نہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں بھی مومنوں کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔ جب

احزاب کی جنگ

ہوئی۔ تو ایک عرب سردار نعیم بن مسعود اشجعی جو اسلام لا چکے تھے۔ لیکن کفار کو ابھی اس کا علم نہیں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس موقع پر کوئی خدمت کروں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں اجازت ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ یہودیوں کے پاس گئے۔ اور انہیں کہنے لگے۔ تمہیں پتہ ہے میں عربوں کا سردار ہوں اور ان کی مجالس میں شامل ہوتا ہوں میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ قریش سمجھتے ہیں کہ یہودیوں نے ہم سے غداری کرنی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ستر آدمی چن کر انہیں ضمانت کے طور پر دے دو تاکہ اگر تم غداری کرو۔ تو وہ انہیں قتل کر دیں۔ میں تمہیں

یہ مشورہ دینے آیا ہوں

کہ اگر وہ تم سے یہ مطالبہ کریں تو تم یہی کہنا کہ تم اپنے ستر آدمی ہمیں دے دو تاکہ اگر تم غداری کرو۔ تو ہم انہیں مار سکیں۔ اور اگر وہ صرف تم سے مطالبہ کریں اور اپنے ستر آدمی تمہارے حوالے نہ کریں۔ تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ان کی نیت خراب ہے اور وہ تمہارے ساتھ ضرور غداری کریں گے۔ اس کے بعد وہ عربوں کے پاس پہنچا۔ اور اس نے ان کے کان میں یہ بات ڈالی کہ یہودی مدینہ میں رہتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر ہی اندر مل چکے ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ غداری کرنے والے ہیں اس کا علاج یہی ہے کہ تم ان سے ستر آدمی ضمانت کے طور پر مانگو تاکہ اگر وہ غداری کریں تو تم ان کو قتل کر سکو چنانچہ اس مشورہ کے مطابق عربوں نے یہودیوں کی طرف پیغام بھجوا دیا کہ بے شک تم اس وقت ہمارے ساتھ ہو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ تم کسی وقت غداری کرو اس لئے پہلے اپنے ستر آدمی ہمارے حوالے کرو۔ تاکہ اگر تم غداری کرو تو ہم سزا دے سکیں۔ انہوں نے جواب بھجوا دیا کہ پہلے تم اپنے ستر آدمی ہمارے حوالے کرو تاکہ اگر تم غداری کرو تو ہم انہیں سزا دے سکیں۔ اس سے قریش کو یقین آگیا کہ یہودیوں کے دلوں میں بد نیتی ہے۔ اور یہود کو قریش پر بدظنی ہو گئی جب دونوں میں پھوٹ پڑ گئی تو عربوں نے سوچا کہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ تھا کہ جس طرف یہود ہیں۔ اس طرف سے ہم مدینہ میں داخل ہو جائیں۔ مگر اب تو یہود بھی بدنیت ہو گئے۔ اس لئے ہماری کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ اب ہمیں واپس چلنا چاہیئے چنانچہ رات کو انہوں نے واپسی کا فیصلہ کیا۔ اور ایسا خفیہ فیصلہ کیا کہ بڑے بڑے افسروں کو بھی اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ ابوسفیان جو عربوں کا سردار تھا۔ اس کو بھی انہوں نے نہ بتایا۔ بس تھوڑی ان کے دلوں میں یہ خیال بھی پیدا ہو گیا کہ مسلمانوں نے آج ہم پر شبخون مارنا ہے۔ چنانچہ راتوں رات انہوں نے خیمے اکھیڑے اور بھاگنا شروع کر دیا۔ ابوسفیان رات کو اٹھا۔ تو وہ حیران ہو کر کہنے لگا کہ خیمے کہاں گئے۔ کسی نے کہا کہ سارے قبیلے بھاگے جا رہے ہیں۔ کہنے لگا عجیب ہے مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں۔ اس کے بعد وہ خود بھی بھاگ کھڑا ہوا مگر اس قدر گھبرایا ہوا تھا کہ اونٹنی پر سوار ہو کر اسے ایڑیاں مارنے لگ گیا۔ حالانکہ وہ بندھی ہوئی تھی۔ اور وہ اس کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔ آخر کسی نے کہا کہ کیا کر رہے ہو۔ اونٹنی تو ابھی بندھی ہوئی ہے۔ اور تم دُم کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہو جب صبح ہوئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو آواز دی۔ اور فرمایا کوئی ہے۔ حذیفہ ایک صحابی تھے وہ کہتے ہیں۔ میں بول پڑا۔ اور میں نے کہا

یا رسول اللہ

میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نہیں کوئی اور۔ مگر اس رات اتنی شدید سردی پڑ رہی تھی کہ ہمارے ... ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے مگر ہمارے اندر بولنے کی طاقت نہیں تھی۔ کیونکہ ہماری ہڈیاں اس وقت برف کی بنی ہوئی تھیں پھر دوبارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہے۔ اس پر پھر وہی صحابی بولے کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا۔ تم نہیں کوئی اور۔ صحابہ پھر کہتے ہیں کہ ہم اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے مگر سردی اتنی شدید تھی کہ ہم سے اندر جواب دینے کی ہمت نہ تھی۔ پھر تیسری بار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی بات پوچھی اور اس صحابی نے پھر کہا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تم جاؤ۔ اور دیکھو کہ دشمن کا کیا حال ہے۔ وہ باہر گیا۔ اور دیکھنے لگا۔ کہ یا رسول اللہ وہاں تو دشمن کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ سب بھاگ گئے ہیں تو دیکھو ایک آدمی جو دشمنوں میں سے تھا اس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کی محبت

پیدا کر دی۔ اور اس نے ایسی تدبیر کی جس کے نتیجہ میں دشمنوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ ہمارے ہاں بھی فسادات کے دنوں میں بعض لوگوں نے جو ہمارے دشمن تھے بڑی بڑی قربانیاں کر کے احمدیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کی فطرت کو پاکیزہ بنایا ہے یہ بالکل درست ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے یہ

ایک برکت

رکھی ہوئی ہے کہ مومنوں کے دلوں کو وہ آپس میں جوڑ دیتا ہے۔ اور مومنوں کے دلوں میں اپنے رسول کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔

میور اسلام کا شدید ترین دشمن ہے مگر وہ بھی مسلمانوں کی فدائیت اور اُن کی قربانی کے جذبہ کو تسلیم کرنے سے نہیں رہ سکا۔ احزاب میں دشمن کا لشکر چوبیس ہزار تھا۔ مگر وہ گھٹا کر پندرہ سولہ ہزار بتاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تعداد صرف بارہ سو تھی۔ مگر وہ اسے بڑھا کر دس ہزار بتاتا ہے۔ اور پھر لکھتا ہے کہ حیرت آتی ہے کہ اتنا زبردست لشکر جمع ہوا۔ اور پھر بھی نہ شکست کھا گیا۔ اس کے بعد وہ اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

اصل بات یہ ہے

کہ کفار اور یہود سے ایک غلطی ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لڑنے والوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح خندق کو عبور کر جائیں۔ یہ خندق جو چند دنوں میں کھود دی گئی زیادہ سے زیادہ دو اڑھائی گز چوڑی ہوگی اور گھوڑے بعض اوقات چار چار گز تک بھی چھلانگ لگا لیتے ہیں۔ پس خندق کو عبور کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ان کے گھوڑے اس خندق پر سے کود جاتے۔ مگر ان سے یہ غلطی ہوئی کہ وہ سیدھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتے تھے اور سمجھتے تھے۔ کہ اگر ہم نے ان کو مار لیا تو سب کو مار لیا لیکن جس وقت وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف رُخ کرتے تھے مسلمان

پاگل ہو جاتے تھے۔ اور وہ عورتوں اور بزدلوں کی طرح اپنا سر کٹا نے کے لئے آگے نکل آتے تھے۔ چنانچہ باوجود جیتنے کے کفار کو اپنے گھوڑے دوڑا کر واپس آنا پڑتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ ان کے گھوڑے بھی اسی خندق میں گر جاتے تھے پس

انہوں نے غلطی یہ کی

کہ وہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرتے تھے حالانکہ مسلمانوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا عشق تھا کہ اس موقعہ پر ان کا بچہ بچہ مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوتا تھا۔ یہ وہ نسبت تھی اس کا نمونہ بھی ہمیں ان لوگوں میں نظر آتا ہے۔ بلکہ ہم میں بھی جو مومن ہیں وہ بھائیوں کی طرح آپس میں محبت رکھتے ہیں گو بعض ایسے بھی نالائق ہیں جو کہیں لڑنے ہو جاتے ہیں۔ تو باقی بھائیوں سے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ زیادہ تر یہ تاجروں میں یہ نقص نظر آتا ہے۔ اس کے پاس ہی کسی اور بھائی کی دکان ہو۔ تو وہ اس کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یا پھر ملازمتوں میں ترقی کا سوال ہو۔ تو بعض دفعہ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کے مقابلہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ گو ایسے بھی مخلص پائے جاتے ہیں، جو دوسروں کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

ایک بہت بڑے عہدہ کے لئے ایک دو احمدیوں میں مقابلہ ہو گیا۔ ایک کو خیال تھا۔ کہ مجھے عہدہ ملے۔ اور دوسرا چاہتا تھا کہ میں اس عہدہ پر جاؤں۔ ایک دن ان دونوں میں سے ایک شخص کی بیوی مجھے ملنے کے لئے آئی اور کہنے لگی۔ دعا کریں۔ کہ دونوں میں سے کسی ایک کو یہ عہدہ مل جائے۔ میں نے سمجھا کہ اس کے دل میں

حقیقی ایمان

پایا جاتا ہے۔ اور یہ سمجھتی ہے کہ گو میرا خاوند اس بات کا مستحق ہے کہ اسے یہ عہدہ ملے لیکن اگر اسے نہیں ملتا۔ تو بہر حال یہ عہدہ دوسرے احمدی کو ملنا چاہیئے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسے مخلص بھی ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں جب تک یہ اخلاص قائم رہے گا جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ لیکن اگر وہ تفرقہ جو غیروں میں پایا جاتا ہے احمدیوں میں بھی پیدا ہو گیا۔ اور ان کی آپس کی محبت جاتی رہی تو ان کی طاقت ٹوٹ جائے گی۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں تنازعہ نہ کرو۔ ورنہ تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور تمہارا رعب زائل ہو جائے گا۔ پس ہماری جماعت کے

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ ہمیشہ اس امر کو یاد رکھیں۔ کہ عارضی فائدہ کے لئے وہ کبھی اپنے بھائی کی مخالفت نہ کریں۔ کیونکہ اگر وہ آپس میں لڑے تو غیر ان کی اس مخالفت سے فائدہ اٹھا لے گا اور سلسلہ کو نقصان پہونچ جائے گا۔ لیکن اگر ایک کو فائدہ پہنچتا ہے اور دوسرا محروم رہتا ہے تو وہ سمجھے کہ چلو مجھے اگر فائدہ نہیں ہوا تو نہ سہی سلسلہ کی طاقت تو بڑھ گئی ہے پس آپس میں اس قسم کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جس کی مثال سگے بھائیوں میں بھی نہ پائی جاتی ہو۔ صحابہؓ کو دیکھ لو۔

دین کے معاملہ میں

وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے اصلی بھائی وہی ہیں جو ہمارے ساتھ شامل ہیں
ایک دفعہ

حضرت ابوبکرؓ

گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ان کا ایک بیٹا جو بعد میں مسلمان ہوا تھا کہنے لگا۔ ابا جان اُحد کے موقعہ پر میں ایک پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا کہ آپ وہاں سے گزرے۔ اس وقت اگر میں چاہتا تو آپ کو مار سکتا تھا مگر میں نے خیال کیا کہ اپنے باپ کو کیا مارنا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ سنتے ہی فرمایا خدا نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا اس لئے تو بچ گیا۔ ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو تجھے ضرور مار ڈالتا۔ کیونکہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے مقابلہ میں نکلا تھا۔ اور یہ چیز ایسی تھی۔ جو ناقابل برداشت تھی۔ پس اگر میں تجھے دیکھتا تو میں نے تجھے وہیں قتل کر دینا تھا۔ پھر دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے ہتک کی۔ اور اس کے بیٹے کو بھی یہ خبر جا پہنچی۔ کہ میرے باپ نے ایسا فقرہ کہا ہے۔ جو سخت گندہ اور ناپاک ہے وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اس فقرہ کے بعد میرے باپ کی ایک ہی سزا ہے۔ کہ آپ اسے قتل کر دیں اور غالباً آپ بھی سزا اس کے لئے تجویز کریں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں ہم نہیں چاہتے کہ اسے کوئی سزا دیں۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد رسول اللہ اپنے ساتھیوں کو مارنا پھرتا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ کی یہی سزا ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ اور میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ نے اس کے قتل کا کسی اور مسلمان کو حکم دیا تو ممکن ہے میرا نفس مجھے کسی وقت دھوکا دے اور میں اپنے اس مسلمان بھائی کو دیکھ کر غصہ میں آ جاؤں اور اُسے مار دوں اور اس طرح کافر ہو جاؤں۔ اس لئے یا رسول اللہ آپ مہربانی فرما کر مجھے ہی حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کروں تاکہ کسی

مسلمان بھائی کا بغض

میرے دل میں پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اسے کوئی سزا نہیں دینا چاہتے۔ اس پر وہ واپس چلا گیا۔ مگر اس نے اپنے دل میں یہ

نیت کر لی

کہ میں نے اپنے باپ کو مدینہ میں داخل نہیں ہونے دینا جب تک کہ اپنے فقرہ کو واپس نہ لے۔ چنانچہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہو گئے۔ تو وہ جھٹ تلوار لے کر مدینہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا۔ اور اپنے باپ سے کہنے لگا کہ اونٹ سے اُتر آ۔ اس نے یہ الفاظ کہے تھے کہ مجھے مدینہ پہونچ لینے دو۔ پھر وہاں کا زیادہ معزز شخص یعنی وہ کمبخت خود مدینہ کے سب سے زیادہ ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینے سے نکال دے گا۔ اس نے تلوار نکال لی اور اپنے باپ سے کہنے لگا تم نے یہ فقرہ کہا تھا اب اونٹ سے اُترو اور جس زبان سے تم نے یہ الفاظ کہے تھے اسی زبان سے یہ کہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اگر تو نے یہ الفاظ نہ کہے تو خدا کی قسم میں اسی تلوار سے تیری گردن اُڑا دوں گا۔ باپ نے اس کی شکل پہچان کر سمجھ لیا کہ یہ بغیر اس اقرار کے مجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ وہ اونٹ سے اُترا اور اس نے کہا

میں اقرار کرتا ہوں

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ جب اس نے یہ الفاظ کہے تب اس کے بیٹے نے رستہ چھوڑا۔ اور کہا اب جاؤ۔ جب خدا کے رسول نے تمہیں

معاف کر دیا

ہے تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا عشق تھا۔ کہ جب تک اس نے پہلے فقرہ کے بالکل اُلٹ فقرہ نہ کہلوایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے زیادہ معزز

ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں اس وقت تک اس نے اُسے مدینہ میں داخل نہ ہونے دیا۔

مجھے یاد ہے ہماری جماعت میں ایک مخلص مگر نیم پاگل شخص تھا جسے لوگ

فلاسفر کہا کرتے تھے

اصل میں وہ مداری تھا اور لوگوں کو تماشے دکھایا کرتا تھا مگر چونکہ ذہین اور ہوشیار آدمی تھا لوگ اُسے فلاسفر کہا کرتے تھے کبھی وہ غصے میں آ جاتا تو نیم پاگل بھی ہو جایا کرتا تھا۔ جب کبھی مالی لحاظ سے اسے تنگی محسوس ہوتی تھی تو وہ لاہور چلا جاتا اور لنڈے بازار میں تماشے دکھانے شروع کر دیتا۔ ایک دفعہ وہ بازار میں پھر رہا تھا کہ کسی نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی ہتک کر دی اس پر اسے غصہ آ گیا۔ اور اس نے اس دکاندار کو پیٹا۔ یہ دیکھ کر لوگ اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے فلاسفر کو مارنا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ

خواجہ کمال الدین صاحب

لاہور سے آئے۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس شخص نے ہمیں ذلیل کر دیا ہے۔ یہ لوگوں کو مارتا ہے اور پھر لوگ اس کو مارتے ہیں اور

جماعت کی بدنامی

ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے بلایا۔ اور فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں پر سختی کرتے ہو۔ اسلام نے سختی کرنے سے منع کیا ہے۔ اگر کوئی شخص مجھے گالی دے تو تمہیں صبر کرنا چاہیئے۔ میں نے بتایا کہ وہ نیم پاگل سا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نصیحت کی تو وہ

بڑے جوش سے کہنے لگا

کہ بس بس رہنے دیجیئے میں یہ نصیحت سننے کے لئے تیار نہیں۔ اگر آپ کے پیر کو کوئی شخص گالی دے تو آپ اس سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور میرے پیر کو کوئی گالی دے۔ تو آپ کہتے ہیں صبر کرو۔ میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جب محمد رسول اللہ علیہ وسلم کو کوئی شخص گالی دیتا ہے تو آپ کو غصہ آ جاتا ہے۔ مگر جب میرے پیر کو کوئی گالی دیتا ہے تو آپ کہتے ہیں۔ صبر کرو۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ غرض یہ اس کی کیفیت تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ مقدمہ ہوا جس میں عدالت نے آپ کو جرمانہ کی سزا دی تھی تو گو میں اس وقت چھوٹا تھا مگر مجھے یاد ہے کہ وہ فلاسفر اسے دن بھر اُٹھائے پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے یہ پتھر چھپا کر عدالت میں لے جانا ہے۔ اور اگر مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سزا دی تو میں نے

اسے زندہ نہیں چھوڑنا۔ اس پتھر سے اس کا سر پھوڑ دینا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا۔ تو آپؑ نے کچھ دوست مقرر کر دیئے جنہوں نے اس کو پکڑ لیا۔ اور آپؑ نے فرمایا جب تک ہم عدالت سے باہر نہ آجائیں اور پھر گھر نہ پہنچ جائیں اس کو نہ چھوڑا جائے مگر

اس کی یہ حالت تھی

کہ وہ کانپتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں نے اُسے آج مار کر چھوڑنا ہے۔ تو جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا ہے اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی جاتی ہے اور اس کی جماعت کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ جب یہ محبت ختم ہو۔ سمجھ لو کہ تمہارا ایمان ختم ہو گیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ اگر کسی احمدی پر ظلم ہو تو میں اپنی جان دے کر بھی اس کو بچانے کی کوشش کروں گا تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا ایمان کمزور ہے۔ اگر ملازمتوں میں ترقی کا سوال آتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ افسر تمہاری طرف ہے۔ لیکن اگر تمہیں حق ملنے تو تمہارے دوسرے بھائی کی حق تلفی ہوتی ہے تو جب تک تم پورا زور نہ لگاؤ کہ اسے اس کا حق مل جائے۔ اس وقت تک تم سچے مومن نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ ایمان کامل کی علامت ہی یہی ہے کہ دل ایک دوسرے کی محبت سے پُر ہوں اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ ہم نے تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے اور تم میں باہم محبت و اخوت پیدا کر دی ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے کہ اگر تم ساری دنیا کے اموال خرچ کر کے بھی اسے حاصل کرنا چاہتے تو حاصل نہ کر سکتے۔

حقیقت یہ ہے

کہ جب کسی قوم میں یہ خوبی پیدا ہو جائے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور انہیں اپنے مفاد سے اپنے بھائیوں کا مفاد زیادہ عزیز ہو تو اس کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا تھوڑے ہوتے ہوئے بھی دوسروں پر غالب آجاتے ہیں۔ اور کمزور ہوتے ہوئے بھی بڑے طاقتوروں کو بھگا دیتے ہیں۔۔۔

قادیان میں بھی ایک دفعہ سکھوں نے حملہ کیا جن کے مقابلہ کے لئے مدرسہ احمدیہ کے لڑکے پہنچ گئے۔

میر محمد اسحٰق صاحبؓ

جو اس وقت مدرسہ کے افسر تھے وہ بھی وہاں جا پہنچے۔ میں نے حکم دے دیا تھا کہ کوئی احمدی ان سے نہ لڑے۔ مگر سکھوں نے حملہ کر دیا۔ اس پر لڑکے آخر لڑکے ہی ہوتے ہیں انہوں نے بھی ان کا مقابلہ شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ہی سکھوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سنایا کرتے تھے کہ ایک سکھ جو بڑے سے بڑے قد کا تھا اور مجھ سے بھی ایک فٹ اونچا تھا۔ وہ خود ایک فوجی خاندان میں سے تھا۔ اور اس کا باپ اور بھائی بھی فوج میں ملازم تھے ڈر کے مارے بھاگتا چلا آرہا تھا۔ اور اس کے پیچھے مدرسہ احمدیہ کا ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جس نے اپنے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا تھا۔ میرے قریب پہنچ کر وہ سکھ بڑی لجاجت سے مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب میری اس لڑکے سے جان بچایئے۔ مجھے اس وقت حیرت ہوئی کہ یہ لڑکا اس کی ٹانگ جتنا بھی چھوٹا ہے۔ اور اس نے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا ہے مگر یہ اتنا ڈر رہا ہے۔ اس کے سوا اس بھی بچا نہیں اور سمجھتا ہے کہ میری جان خطرہ میں ہے۔ بہر حال میں نے اس لڑکے کو روک دیا کہ جانے دو۔ تو

جب ایمان پیدا ہوتا ہے

تو ساتھ ہی دلیری بھی پیدا ہو جاتی ہے مگر ایمان کو ہمیشہ جائز طور پر استعمال کرنا چاہیئے۔ ناجائز طور پر نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو مارنا چاہا تو اس نے کہا بے شک مار نے ہی مجھے مارنے کے لئے اپنے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ لوگوں نے اس آیت سے یہ غلط استدلال کیا ہے۔ کہ اگر کوئی مارنا چاہے تو انسان اسے نہ مارے حالانکہ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ میں اس طرح ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ اس کے نتیجہ میں تو مر جائے۔ یعنی میری اصل کوشش یہی ہوگی کہ تیرا حملہ دور ہو جائے۔ گویا مومن ایسے حالات میں بھی جب کہ اس کی جان خطرے میں ہو صرف اتنا ہی چاہتا ہے کہ شر دور کر دے۔ یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کوئی ناجائز تکلیف پہنچے۔ پس اپنے اندر ایمان پیدا کرو۔

اپنے بھائیوں کی سچی محبت پیدا کرو

اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ مومن وہی ہے جو دوسروں کے لئے اپنی جان دینے کے لئے بھی تیار ہو اور آپ پیچھے ہو کر بھی اپنے بھائی کو اونچا کرنے کی کوشش کرتا ہو جیسے قرآن کریم میں فاستبقوا الخیرات کے الفاظ میں مومن کا یہ خاصہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو ان سے پیچھے ہوں ان کو کھینچ کر آگے لاتے ہیں۔ پس ہمیشہ اپنے بھائیوں سے بلکہ اگر ممکن ہو تو غیروں سے بھی

نیکی اور حُسنِ سلوک

کرو اور اُن کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دو اور ان کو اونچا کرنے اور میدان میں آگے لے جانے کی کوشش کرو کیونکہ جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی نیکی کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ (الفضل ۸ دسمبر ۱۹۵۹ء)

قادیان میں اٹھترواں سالانہ جلسہ (بقیہ)

قرآن مجید کی آیت مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ سے مسیح پاک کی بعثت اور مظہر قدرت سے استدلال کیا۔ آپ نے نبی و نجومی کی پیشگوئی میں فرق بتایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ جو ترقی قادیان سے متعلق ہیں۔ آخر میں ظہور مصلح موعود والی پیشگوئی بیان کر کے ثابت کیا کہ "اسلام ایک زندہ مذہب ہے"۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ ایک جامع پیشگوئی ہے۔ جو اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ایک زندہ گواہ ہے۔

سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

اس اجلاس کی دوسری تقریر کا عنوان تھا "سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم" اس عنوان پر مکرم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ رانچی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد آیت کریمہ انّ اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی کی تلاوت فرمائی اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو دلنشیں انداز میں سنہ وار بیان کیا۔ جس سے سیرت طیبہ کے درخشاں پہلوؤں پر روشنی پڑتی گئی۔ ایام طفولیت و رضاعت سے لے کر خطبہ حجۃ الوداع تک کے چیدہ چیدہ واقعات سنائے۔ جیسے حلف الفضول۔ آپ کی تجارت و امانت۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے نکاح۔ حضرت زید کا آزادی پر آپ کی غلامی کو ترجیح دینا۔ غار حرا کی خلوت نزول قرآن کی ابتدا کا ذکر کیا۔ پھر غار حرا سے واپسی پر حضرت خدیجہ نے آپ کے متعلق جو شہادت دی اس کا حوالہ دیا۔ یعنی کلّا واللہ لا یخزیک اللہ ابدًا (الحدیث)

اسی طرح سیرت طیبہ کے واقعات مسلسل بیان کرتے گئے یہاں تک کہ مکی زندگی کے بعد مدنی زندگی میں آئے۔ اور غزوہ بدر کی تفصیل سنائی۔ پھر فتح مکہ کا ذکر کیا۔ اور اس وقت آپ کی جمالی و جلالی صفات کا جو ظہور ہوا۔ اس پر روشنی ڈالی آخر میں محاسن اسلام کے متعلق مہاتما گاندھی اور جارج برنارڈ شا کے اقوال سنائے۔

جلسہ کا دوسرا دن مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء

پہلا اجلاس

ٹھیک دن کے دس بجے دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ نے فرمائی۔

انسان کے بنیادی حقوق

تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "انسان کے بنیادی حقوق" آپ نے اس تقریر میں بعض اور باتوں کے مسئلہ غلامی پر ذرا تفصیل سے روشنی ڈالی۔ (تفصیل پھر دیں)

پیشگوئیاں

آپ کے بعد دوسری تقریر مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ دہلی نے "پیشگوئیوں" کے عنوان پر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں سے "قبولیت عامہ" ایشیا، یورپ اور جزائر کے باشندوں کے متعلق وعید۔ جنگ عظیم اول و دوم۔ خروج یاجوج و ماجوج۔ مغرب سے طلوع آفتاب اور ترقی قادیان کی پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا۔ اور قرآن کریم سے "اذا السماء کشطت" کے ماتحت موجودہ فلکی انکشافات کا ذکر کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نظم

قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب

پڑھی گئی۔

سکھ مذہب میں وحدانیت

تیسری تقریر "سکھ مذہب میں وحدانیت" کے عنوان پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ کلکتہ نے فرمائی۔

آپ نے عصمت انبیاء کا عموماً حضرت رسول کریم کی نبوت کا ذکر کیا۔ بابا نانک اور عشق الٰہی کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ گورمت کی تلاش۔ بابا صاحب کے متعلق بابر کے تاثرات۔ دور تک اور بابر کا ایک مکالمہ بیان کیا۔ جس میں بابا صاحب نے بابر کو یہ جواب دیا کہ

"اک دا اُنا جنت بھگا ہے"

پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد میں تشکیک کا ذکر کیا۔ ناہرا ابراہیم کے متعلق حضرت خلیفہ اول کا یہ قول نقل کیا کہ "نا ہر سے مراد نار خدا وند ہے"۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قول بیان کیا کہ "کوئی مجھ کو آگ میں ڈال کر دیکھ لے"

اس کے بعد عراق میں نانک چبوترے کا حوالہ دیا۔ جو "نانک کا چبوترہ" کہلاتا ہے۔ پھر آپ نے اسلام، کرشن اور نانک کے پیغام کی یکسانیت کا ذکر کیا۔ اس کے بعد آپ نے قل ھو اللہ احد کی تفسیر کی۔ اور فرمایا کہ سلامتی کا ذریعہ بابا نانک کی تعلیمات کو اپنانے اُن کی باتوں پر عمل کرنے میں ہے۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس ڈھائی بجے شروع ہوا۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے کی۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد جناب سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی نے "دوستوں سے چند باتیں" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر انگریزی میں تھی۔ بڑی برجستہ اور معنی خیز۔ آپ نے اپنی تقریر میں پہلا نکتہ یہ بیان کیا کہ لندن اور دنیا کا سیاسی ادارہ ہے۔ اور قادیان روحانی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ لوگوں کو اب ہماری کامیابی میں شبہ نہیں رہا۔ لیکن وہ کیا ہے جس نے دنیا کی نظر ہماری طرف کر دی ہے۔ وہ مادیت کے خلاف ہماری روحانی جنگ ہے۔ سائنس والوں نے سیارے دنیا پر چکر لگا رہے ہیں۔ مگر احمدی دنیا پر چھا گئے ہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک گونج رہا ہے۔ آپ نے اپنی فاضلانہ تقریر میں رہبانیت کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ پہلے خدا یابی کا یہی راستہ تھا جس سے عوام گھبرا گئے۔ مگر آپؑ نے آکر اسے غلط ثابت کر دیا۔ پھر آپ نے احمدی مبلغوں کے مقام و قربانی کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ قادیان ہی وہ جگہ ہے جہاں آرام و سکون ملتا ہے۔

آپ کی فاضلانہ تقریر کا اردو میں خلاصہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل نے پیش کیا۔

یورپ میں اسلام کا حال و مستقبل

دوسری تقریر مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ اسٹیج پر تشریف لائے۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا

"یورپ میں اسلام کا حال و مستقبل"

حمد و ثنا کے بعد آپ نے یورپ و اسلام کے پرانے تعلقات کا ذکر کیا۔ اسپین کی اموی حکومت۔ اس کی علم پروری۔ یورپ کا فلسفہ اسلام سے استفادہ کرنا۔ اسلامی ادب کا یورپین ادب پر اثر انداز ہونا۔ "عربک فیگرز" کا یورپ میں فروغ پانا۔ ان تمام امور پر نہایت موثر انداز میں روشنی ڈالی۔ پھر آپ نے تبلیغ سے مسلمانوں کی غفلت کا ذکر کیا اور دور صلیبی میں عیسائیت کی نشأۃ ثانیہ پر روشنی ڈالی۔

اسی دور میں عیسائیوں نے اسلامی تعلیمات جس بھونڈے شکل میں پیش کیں اس کا بھی حوالہ دیا۔ پھر مسلمانوں کے دورِ زوال کا ذکر کیا۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد عالم اسلام میں جو انقلابات آئے وہ بھی بیان کئے۔ روس اور امریکہ کا ابھرنا۔ قومیت۔ اشتراکیت۔ اور مادیت کی تحریکوں کا پنپنا۔ اس کے بعد آپ نے واقعات و دلائل سے ثابت کیا کہ ان تینوں تحریکوں سے دنیا کی مشکلات حل نہ ہوئیں۔ اب احمدیت ان مشکلات کو حل کرنے آگے بڑھی ہے۔

آپ نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ عیسائیت سائنس اور مادیت کا مقابلہ نہ کر سکی۔ دن بدن بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ اور خودکشی کے واقعات زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں اب مغرب کی توجہ اسلام کی طرف ہو رہی ہے۔ دورِ صلیبی میں اسلامی تعلیمات جس طرح بگاڑی گئی تھیں اب مغربی علماء اس کی غلطی محسوس کرنے لگے ہیں۔ اس موضوع پر امریکہ میں بیسیوں کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور ہر ماہ ایسی کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ مغربی علماء کے اندازِ فکر کے بدلنے میں احمدی مبلغوں کا زبردست دخل ہے۔ آپ نے اس ضمن میں بعض واقعات بھی نقل کئے۔ اور تقریر کے آخر میں آپ نے احمدی احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ ہم سے نیک عمل اور اچھا نمونہ مانگتا ہے۔ ہمیں یہ مانگ پوری کرنی چاہیئے۔ فیج اعوج اگر عبرتناک ہے تو اسلام کا ماضی خوشگوار اور مستقبل شاندار ہے۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز مورخہ ۲۷ دسمبر کا پہلا اجلاس حسب دستور صبح دس بجے شروع ہوا۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد پہلی تقریر مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی کی ہوئی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ہماری سماجی ذمہ داریاں"۔ آپ نے اپنی تقریر میں مساوات بین الافراد۔ دولت کی مناسب تقسیم اور اطاعت حکومت پر روشنی ڈالی۔

اسلام کی اخلاقی تعلیمات

"اسلام کی اخلاقی تعلیمات" پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ نے پہلے اخلاق کے متعلق مختلف نظریات کا ذکر فرمایا۔ خُلق اور طبعی تقاضوں کا فرق بتایا۔ اخلاق حسنہ کی تعریف کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک خلق کی جو مکمل تعریف ہے وہ بیان کی۔ یعنی یہ کہ خلق ایک فاعل بالارادہ کے اس فعل کو کہتے ہیں جو عقل اور شریعت کے تحت ہوں۔

عیسائیت اور اسلام کے درمیان تعریفِ اخلاق میں جو اختلاف ہے اس کا ذکر فرمایا۔ آپ نے بعثت محمدی کی یہ غرض بھی بیان کی۔ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اور فرمایا کہ بعثتِ مسیح موعودؑ تعمیر خلق کے لئے ہوئی ہے۔ پھر آپ نے اخلاق کے دونوں مرحلوں کا ذکر کیا۔ یعنی ترک شر اور اکتساب خیر۔ پھر آپ نے خُلق کی چار اقسام بیان کیں۔ ذاتی۔ قومی۔ ملکی اور بین الاقوامی۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی آثار و واقعات سے تعریف کی۔ آپ نے سلسلہ تقریر میں مساوات اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سفر فلسطین کا بھی ذکر فرمایا۔ اور پیشوایانِ مذاہب کے احترام کو خلقِ اسلامی کا ایک اعلیٰ مظاہرہ قرار دیا۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے خوش الحانی سے پڑھی۔

دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل اسلام میں

اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل اسلام میں" آپ نے پہلے آیت کریمہ "الیوم اکملت لکم دینکم" کی تلاوت فرمائی۔ پھر سائنس کی ترقی اور انسانی مشکلات کا ذکر کیا۔

آپ نے اس موضوع کے ماتحت خدا کے متعلق عالمگیر تصور۔ اتحاد اور مساوات کا ذکر کیا۔ انسان کی دو دائمی یعنی روٹی اور کپڑا وغیرہ کا بھی ذکر آیا۔ اور مسئلہ ورکر ڈیل کا بھی۔ پھر آپ نے اس نکتہ کی طرف توجہ کرائی کہ مشکلات کا صحیح حل بعثت انبیاء کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس حل کے لئے صرف سائنسی و صنعتی ترقی کافی نہیں بلکہ نبی وقت پر ایمان بھی ضروری ہے۔ جس سے اخلاقی اور روحانی اقدار روشن ہوتی اور انسان پر انسانیت کا حقیقی درجہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور اسی میں دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل مضمر ہے۔

تیسرے دن کا دوسرا اجلاس

تیسرے دن کا دوسرا اجلاس ٹھیک ڈھائی بجے شروع ہوا۔

اس اجلاس کی صدارت مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کراچی نے فرمائی۔

دنیا کو مذہب کی شدید ضرورت ہے

تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد "دنیا کو مذہب کی شدید ضرورت ہے" کے عنوان پر مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں مذہب کا علم۔ اخلاق اور روحانیت سے تعلق دکھایا۔ اور بتایا کہ مذہب مادی رشتہ نہیں۔

آپ نے منزل کی تعریف کرتے ہوئے بتایا اس کے تین درجے ہیں۔ ادنیٰ۔ برابر اور اعلیٰ۔ مذہب منزلِ اعلیٰ کی طرف لے جاتا ہے۔

آپ نے ضرورتِ مذہب پر روشنی ڈالتے ہوئے اس نکتہ کا ذکر فرمایا کہ قوانین کوئی فرد بنائے یا قوم یا ادارہ جیسے یو۔ این۔ او۔ ان میں دوسروں کے لئے کچھ نہ کچھ تضاد و نقائص رہ جاتے ہیں۔ اسلئے کہ لوگوں کی ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔ لہذا ایک ایسے واضح قوانین کی ضرورت پیش آتی ہے جو جانبداری۔ تعصب اور کم علمی سے پاک ہو اور تمام بنی نوع انسان کو "نقطۂ وحدت" کی طرف لے جائے۔

آپ نے خود ساختہ قوانین کی ناکامی پر امریکہ کے قانونِ شراب بندی کی مثال پیش کی۔ اور پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلان حرمت خمر اور صحابہ کرام کا بے نظیر عمل پیش فرمایا۔

آپ نے خدائی یا دنیوی قوانین کا فرق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کا قانون ظاہری جرموں پر گرفت کرتا ہے۔ اور خدا کا محرکات پر۔ پھر مختلف نقطہ ہائے نظر سے نیکی و بدی کی تعریف کی۔

اخیر میں آپ نے فرمایا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مذہب فرقہ بندی کرتا ہے وہ ان کا مغالطہ ہے۔ فرقہ بندی مذہبی تعلیم کے مطابق نہیں ہے۔

اس کے بعد آپ نے چند اعتراضات کا جواب دیا جو اسی رات مخالفوں کے ایک جلسہ میں کئے گئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

دوسری تقریر "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے" کے عنوان پر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی نے فرمائی۔ آپ نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند نعتیہ اشعار پڑھے۔ پھر محرکات محبت یعنی حسن و احسان کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی ایسی ظاہر و باہر ہے کہ اس کا انکار ممکن نہیں۔ مگر خدا کا وجود لطافت وضعف کے باعث قابل انکار ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے رسول اللہ صلعم کی منقبت میں آیت کریمہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم الآیہ کی تلاوت فرمائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار سنائے۔

واللّٰہ ان محمدًا کردافۃ
وبہ الوصول الی سدرۃ السلطان

اس کے بعد فاضل مقرر نے "پیمانۂ محبت" کا ذکر کیا اور کہا کہ محبت علامات سے ناپی جاتی ہے۔ پھر آپ نے ان علامات کا ذکر کیا جن سے آپؑ کا بے مثال عشق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے۔ آپ کی تقریر کے بعد مولوی

۳۲

بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم سنائی۔

الوداعی خطاب

اس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان نے الوداعی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت عامہ پر یہ شعر پڑھا

عجب بعد از اگر خلق سوئے ما بدوید

پھر آپ نے جلسہ سالانہ کی شرکت کی اہمیت بیان کی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ پیغامات سنائے جن میں آپ نے شرکت جلسہ کی تاکید فرمائی ہے۔

پیغامات

آپ کی تقریر کے بعد اکابرین پنجاب کے وہ پیغامات سنائے گئے۔ جن میں انہوں نے اس جلسہ کے متعلق اپنی نیک تمناؤں اور خواہشوں کا اظہار کیا ہے۔

پہلا پیغام گورنر پنجاب کا تھا۔ دوسرا وزیر اعلیٰ پنجاب اور تیسرا

اس کے بعد ہندو پاک کے علاوہ اطراف عالم کے احمدیوں کی طرف سے جو پیغامات اور دعا کی درخواستیں آئی تھیں وہ سنائی گئیں۔

شکریہ

بعدہٗ محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے محکمہ پولیس، ڈاکخانہ اور دیگر تمام افسران کا جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے جلسہ کے انعقاد پر تعاون فرمایا۔ اسی طرح آپ نے حکومت پاکستان کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جس نے پاکستانی احمدیوں کے قافلہ کو قادیان کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کی اجازت دی اور حکومت ہند نے جلسہ زائرین کے لئے سہولیات بہم پہنچائیں۔ آپ نے تمام حاضرین جلسہ کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے ہمارے جلسہ کو رونق بخشی۔ اور قیمتی وقت نکال کر اس میں شرکت کرتے رہے۔

آخری اجتماعی دعا

آخر میں محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے احباب کے ساتھ ایک لمبی دعا کی۔ جس میں احباب جماعت اور امور جماعت کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی

اجتماعی دعا کے بعد جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ خوشگوار اور پُرامن فضا میں اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ ۲)

رات کی گاڑی اور بعض اگلے روز اپنے وطنوں کو واپس روانہ ہو گئے۔ مورخہ ۱۹ دسمبر کو پاکستانی قافلہ کی واپسی تھی پانچوں بسیں جلسہ گاہ کے وسیع احاطہ کے ایک طرف کھڑی تھیں اب روانگی کے لئے کھلے میدان میں ترتیب وار کھڑی تھیں۔ ہر پاکستانی زائر اپنا ضروری سامان بستر وغیرہ لے کر ۱۱ بجے صبح ہی پہنچ گیا۔ جملہ درویشان قادیان اور حاضر الوقت دیگر مہمانان بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کو الوداع کہنے کے لئے اس جگہ پہنچ گئے۔ اس وقت بھی ایک عجیب منظر تھا۔ مقامات مقدسہ میں پانچ روز قیام کے بعد یہ ابراہیمی طیور اپنے گھونسلے کو پھر نہ معلوم وقت کے لئے چھوڑ کر جانے والے تھے۔ اور الوداع کہنے والے دوستوں سے رخصت ہو رہے تھے۔ اس وقت جذبات کا ایک ہجوم تھا کہ سب کی آنکھیں پُرنم تھیں۔ اور جانے والے مسیح پاک کی مقدس بستی اور دیارِ حبیب کو حسرت بھری نگاہوں سے تک رہے تھے۔ کہ چند ہی ساعات میں اپنے محبوب مرکز سے کوچ کرنے والے ہیں۔ الوداع کہنے والوں کے جذبات و احساسات کا بالکل وہی عالم تھا جس کی ترجمانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عرصہ پیشتر ایک ایسے ہی موقعہ پر حسب ذیل مبارک کلمات میں فرمائی تھی ؎

جہاں جبر کرکے اُلفت آتے بعد محبت
دل کو ہوتی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اس موقعہ پر محترمی مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور دیر تک جلسہ گاہ کا وسیع احاطہ ہچکیوں سسکیوں اور آہ و بکا کی آوازوں سے گونجتا رہا۔ بالآخر مہمانانِ کرام کی بسیں روانہ ہوئیں۔ درویشانِ قادیان اور دیگر احباب کاہلواں کی طرف بٹالہ کو جانے والی سڑک پر دور تک بسوں کے ساتھ ساتھ چلتے چلے گئے۔ اور ہاتھوں کے اشاروں اور رومالوں کے ہلانے سے اپنے بھائیوں کو الوداع کرنے کے بعد جب بسیں نظروں سے اوجھل ہو گئیں تو واپس لوٹ آئے۔ اور باقی مہمان بھی ایک دو روز بعد اپنے وطنوں کو روانہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور ان کے اس سفر کو ہر طرح بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ

مختلف مقامات میں سیرت پیشوایانِ مذاہب کے کامیاب جلسے

اودگیر

مورخہ ۲۲ نومبر بروز دوشنبہ بوقت ۸½ بجے شب زیر صدارت جناب شری جی جیتھا صاحب سرپنچ اودگیر شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولوی نیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم حکیم محمد الدین صاحب انچارج مبلغ حیدر آباد نے کی۔ آپ نے بتایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم و ملک میں اپنے نبیوں کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کرتا رہا ہے۔ اللہ اس زمانہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو دنیا کی رہنمائی کے لئے مامور کیا ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد چوہدری مبارک علی صاحب نے عامۃ الناس کی مذہب سے بیگانگت کا ذکر کرتے ہوئے اپنی تقریر میں بتایا کہ ہم لوگ مذہب کی حقیقی تعلیم سے بہت دور جا چکے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں کہ ہمارے مذہب نے ہم کو کیا تعلیم دی ہے۔ مذہب سے ناواقفی کی وجہ سے ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کے متعلق بغض پایا جاتا ہے۔ مذہب ہم کو ایسی تعلیم نہیں دیتا۔ کہ ہم آپس میں لڑتے جھگڑتے رہیں بلکہ مذہب آپس میں ہمدردی اور اتحاد کی تعلیم دیتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کی تعلیم کو احسن پیرایہ میں پیش کیا۔ آخر پر صدر محترم نے اپنی آدھ گھنٹہ صدارتی تقریر کی ۱۱½ بجے جلسہ برخواست ہوا۔

رائچور

مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۵۹ء بروز چہار شنبہ رائچور میں جلسہ سیرت پیشوایانِ مذاہب منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی پورے نو بجے زیر صدارت حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج حیدر آباد شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اس کے بعد سردار امر سنگھ صاحب نے حضرت بابا نانک رح کے پاک کیریکٹر پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم مولوی نیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ یادگیر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالیٰ پر کامل یقین پر تقریر کی۔

تیسری تقریر رائچور کے ایک معزز دوست شری پانڈو جی صاحب پٹواری نے کی۔ آپ نے مذہب کی غرض و غایت بیان کی۔ اور آپ نے چند مذہبی اشعار بھی سنائے۔ اس کے بعد چوتھی تقریر چودھری مبارک علی صاحب مبلغ انچارج نے شروع کی آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں، رسولوں، رشیوں اور منیوں کی عزت و احترام کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ خواہ وہ کسی قوم و ملک میں گذرے ہوں جس کا عملی نمونہ آج کا جلسہ ہے۔

اس کے بعد آپ نے اسلام کی تعلیم پر مفصل روشنی ڈالی۔ آخر پر صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا کہ ہمیں تمام مذاہب کی تعلیم کو قریب سے مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کی پاک سیرت پر ایک بصیرت افروز تقریر کی۔ اور اس کے بعد جلسہ ۱۲½ بجے بعد دعا برخواست ہوا۔

(رحمت اللہ غوری انور سیکرٹری دعوت و تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر۔)

جماعت او۔ ایم۔ پی

مورخہ ۱۵ نومبر کو جماعت احمدیہ او۔ ایم۔ پی کی طرف سے جلسہ یوم پیشوایانِ مذاہب زیر صدارت شری رام چندر پردھان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد اکبر خان صاحب نے ہندی کا مضمون آکاخی بانی پڑھ کر سنایا۔ شری کپل چرن صاحب نے نبیوں کی تعریف میں مختصر سی تقریر کی۔ بعد ازاں مولوی غلام ہادی صاحب جو ان دنوں چھٹی پر آئے ہوئے تھے۔ اڑیہ زبان میں نبیوں کی سیرت پر ایک جامع اور مؤثر تقریر کی۔ اور ضمناً آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمام سابقہ نبیوں کے موعود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو کامل ہیں۔ مقرر نے گیتا اور وید کے حوالے بھی پیش کئے جو خاص دلچسپی کا باعث بنے۔ دو گھنٹہ تک جلسہ کی کارروائی جاری رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار اظفر خان احمدی معلم جماعت

نوٹ:- قادیان میں خواتین کا جلسہ سالانہ بتاریخ ۱۵ و ۱۶ دسمبر منعقد ہوا جس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ اشاعت میں درج کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

منقولات

"ولایات متحدہ میں اسلام اور مسلمان"

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اس وقت جس طرح جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک عالمگیر پروگرام کے ماتحت اشاعت و تبلیغ اسلام کا کام قریباً ہر قابل ذکر متمدن ملک میں جاری ہے یہ بات ناممکن ہے کہ کسی جگہ اسلام اور مسلمانوں کی اسلام کے لئے جد وجہد کے تذکرہ ہو اور احمدیت کا ذکر نہ ہو۔ چنانچہ مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لائلپور (پاکستان) سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار المنبر میں ایک مختصر مضمون شائع ہوا ہے اس میں بھی احمدی مبلغین کے ذریعہ ایک عظیم ملک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی مساعی کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔ د

الفضل اشتہارات بہ الاعلان اعد

"پورے وثوق کے ساتھ تو نہیں کہا جا سکتا۔ ہاں یہ اندازہ ہے کہ ولایات متحدہ میں مسلمانوں کی تعداد ربع ملین (چوتھائی دس لاکھ) تک جا پہنچی ہے بعض کا اندازہ پچاس ہزار تک کا ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں یہاں پر مسلمان ایک لاکھ سے زیادہ نہیں۔ زیادہ تر مسلمان مشرق میں خاص کر ڈیٹرائیٹ۔ ٹولیڈو، شکاگو، نیویارک فلاڈلفیا اور مغربی طرف میں لاس اینجلز سان فرانسسکو اور سکرومنٹو میں آباد ہیں۔ ایوا، ساؤتھ مشیگان، اوہایو، نیو جرسی نارتھ کارولینا، کنٹکی، ورجینیا، ماریلینڈ اور پنسلوانیا میں بھی مسلمانوں کی ایک اچھی تعداد بستی ہے۔ اکثر مسلمان مہاجرین میں سے ہیں کہ جو ایک عرصہ ہوا مال و دولت کی تلاش میں یہاں آ بسے تھے۔ سن رسیدہ اکثر مسلمان اب بھی عربی زبان اور دین کے بیشتر مسائل سے واقفیت رکھتے ہیں۔ ہاں وہ نئی پود کہ جن کی پیدائش اسی علاقہ میں ہوئی ہے اور چونکہ امریکی مدارس میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ دین سے ناواقف ہے اور انہیں اپنے آباؤ اجداد کی میراث کا اہل بنانے کے لئے بڑی جد وجہد کی ضرورت ہے۔

امریکی حبشیوں میں بھی مسلمانوں کی ایک اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔ لیکن انہیں صحیح دینی تعلیم و تربیت دینے کے لئے ایک انتھک کوشش کی ضرورت ہے۔ ان میں بھی اکثر مہاجر ہیں۔ لیکن بہت سے عوام اسلام کی خوبیاں دیکھ کر اسلام قبول کر چکے ہیں کیونکہ اسلام ہی تو وہ دین وحید ہے جو انسان کی صحیح عظمت و کرامت کا احساس دلاتا ہے اور بغیر کسی عنصری تفریق کے ایک شخص کو دوسرے شخص کا رفیق بناتا ہے۔ یہاں کے اکثر مقامی باشندوں نے بھی انہی خوبیوں کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کر لیا ہے۔

ان تمام فرقوں کی اپنی اپنی جماعتیں ہیں جن میں سے چند قومی اور کچھ نو آموز اور ناتجربہ کار ہیں۔ کئی بڑی جماعتوں نے مساجد تعمیر کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے [illegible] بچوں کو دینی تعلیم دینے کے لئے اپنی مساجد میں اسباق کا بھی انتظام کیا ہے۔

"امریکہ میں احمدیت کا اثر و نفوذ"

اسی سلسلہ میں مضمون نگار امریکہ میں احمدیت کے اثر و نفوذ کا ان الفاظ میں ذکر کرتا ہے :-

"مرزائیت بھی وہاں قدم جمائے ہوئے ہے لیکن احمدیوں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہاں مرزائیت کی اشاعت میں کافی خرچ کیا جاتا ہے۔ مرزائیت کی تاریخ ان شہروں میں بیالیس سال پرانی ہے۔ لیکن پھر بھی احمدیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہیں شکاگو (الینوی) سینٹ لوئیس (میسوری) پٹسبرگ (پنسلوانیا) ڈیٹن (اوہایو) لاس اینجلز (کیلی فورنیا) کانساس سیٹی (میسوری) میلواکی (وسکونسین) کلیولینڈ سنسناتی (اوہایو) اور ڈیٹرائیٹ (مشیگان) میں ان کے تبلیغی مراکز ہیں۔

ان شہروں میں احمدیت نے اپنی عملی سرگرمیوں کو مندرجہ ذیل حصوں میں منقسم کر رکھا ہے

۱۔ وسطی مغربی حصہ :۔ مرکز شیکاگو قرار دیا گیا ہے یہاں کا رئیس ایک جرمن مسلم کونرے ہے جو پاکستان میں بارہ سالہ تعلیم حاصل کر چکا ہے۔ اس علاقہ میں پانچ یا چھ احمدی تبلیغی جماعتیں کام کر رہی ہیں۔ ہر جماعت کا ایک امام اور معلم ہوتا ہے۔ جسے مقامی باشندے عموماً صوم و صلوٰۃ اور خصوصاً احمدی ہونے کی بنا پر منتخب کرتے ہیں۔

۲۔ مشرقی حصہ جس کا مرکز نیویارک ہے اس کا رئیس پنجاب یونیورسٹی کا سند یافتہ ایک "مولوی فاضل" عالم عبدالقادر ہے۔ اس حصہ میں نیویارک، نیو جرسی، ماساچوسٹس اور کنکٹیکٹ شامل ہیں۔

۳۔ شمالی اور شمال مغربی حصہ جس کا مرکز پٹسبرگ ہے۔ اس کا رئیس سید جواد علی (سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی) ہے اس حصہ میں مشیگان۔ ویسٹ ورجینیا، پنسلوانیا اوہایو اور منیسوری کے علاقہ جات شامل ہیں

۴۔ مغربی حصہ۔ مرکز لاس اینجلز میں ہے۔ رئیس شکر حسین تھے جنہیں دعوت کے مرکز واشنگٹن میں منتقل کیا جا چکا ہے۔ اب چند امریکی احمدی اس شعبے کے سرپرست ہیں یہ تمام مرکز دعوت واشنگٹن ہی سے احکام حاصل کرتے ہیں۔ اس مرکز سے احمدیت متعلق نشریات کتب، تراجم قرآن اور ایک رسالہ [illegible] جاری ہوتا ہے۔ قرآن کا انگریزی ترجمہ مولوی شیر علی احمدی نے کیا ہے۔ جرمنی، ہالینڈ اور اسپانی زبانوں میں احمدی قرآن کے تراجم شائع کر چکے ہیں۔ انگریزی میں اُن کی ایک تفسیر قرآن بھی شائع ہو چکی ہے۔ جس میں ان کے مسیح اور مسیح موعود سے متعلق خاص عقائد بالتفصیل موجود ہیں۔ اس تفسیر کے تراجم دوسری زبانوں میں شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ واشنگٹن کے مرکز کو دوسرے مراکز کی طرح ربوہ (پاکستان) ہی سے اوامر موصول ہوتے ہیں۔ جہاں کے رئیس مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔

ان کے مالی امور فردی عطیات اور پاکستان میں ان کی جماعت کی امداد سے طے پاتے ہیں۔" (المنبر ۱۱؍ دسمبر ۱۹۵۹ء)

یہ کہنا غلط ہے کہ دنیا میں اسلام تلوار کی مدد سے پھیلا ہے

مسجد فضل لنڈن میں انگلستان کے نامور مورخ پروفیسر لوئیس کا عالمانہ لیکچر!

لنڈن (بذریعہ تار) انگلستان کے نامور مورخ پروفیسر لوئیس نے جو لنڈن یونیورسٹی میں علم التاریخ کے پروفیسر ہیں۔ مورخہ ۱۴؍ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز دوشنبہ مسجد فضل لنڈن میں اسلام پر تقریر کرتے ہوئے اس غلط خیال کی پرزور تردید کی کہ دنیا میں اسلام کی اشاعت تلوار کی مرہون منت ہے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ماضی میں یورپ کے عیسائی تعصب سے کام لیتے ہوئے اسلام کو غلط رنگ میں پیش کرتے رہے ہیں۔ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ یورپی علماء اسلام کی جو تصویر پیش کرتے رہے ہیں۔ وہ تاریخی حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ اس خصوصی اجلاس میں جس کا انعقاد جماعت احمدیہ کے لنڈن مشن کی طرف سے عمل میں آیا تھا۔ صدارت کے فرائض برطانوی دارالعوام کے رکن سر ہیولن سٹڈ نے ادا کئے۔ اس ضمن میں لنڈن سے آمدہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

"لنڈن ۱۴ دسمبر۔ لنڈن یونیورسٹی کے پروفیسر لوئیس نے جن کا شمار نامور مورخین میں ہوتا ہے آج مسجد فضل لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے اسلام کی اس خوبی کو بہت سراہا کہ وہ دنیا میں مذہبی رواداری اور آزادی کا علمبردار ہے دوران تقریر میں آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ماضی میں یورپ کے عیسائی علماء تعصب سے کام لیتے ہوئے اسلام کو سراسر غیر تاریخی انداز میں بالکل غلط طور پر پیش کرتے رہے ہیں۔ آپ نے اس غلط خیال کی تردید کی کہ دنیا میں اسلام کی اشاعت تلوار کی مرہون منت ہے لیکچر کے بعد ایک نہایت دلچسپ اور مفید بحث کا آغاز ہوا جس میں بہت سے احباب نے حصہ لیا۔ امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خاں صاحب نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پر احسن پیرائے میں روشنی ڈالی صدارت کے فرائض برطانوی دارالعوام کے رکن سر ہیولن سٹڈ Sir Hugh Linstead نے ادا کئے۔ آخر میں مہمانوں نے دعوت طعام میں شرکت کی جس کا اہتمام امام صاحب مسجد لنڈن کی طرف سے کیا گیا۔"

(الفضل ربوہ ۱۷؍۱۲؍۵۹)

محترم بابو فقیر علی صاحب رضی اللہ عنہ ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

ربوہ ۱۴ دسمبر۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم جناب بابو فقیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کل مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز اتوار قبل الصبح تین بجکر ۱۴ منٹ پر قریباً اسی سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

نمازِ جنازہ کل نمازِ عصر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی۔ جس میں خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید کے ناظر، وکلاء نیز دفاتر کے کارکنان اور دیگر اہلِ ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے مرحوم موصی تھے لہذا جنازہ مقبرہ بہشتی لے جایا گیا۔ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے بھی جنازہ کو خاصی دور تک کندھا دیا۔ کثیر التعداد احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی جنازہ کے ہمراہ مقبرہ بہشتی تشریف لے گئے۔ جہاں محترم بابو صاحب کی نعش کو قطعہ صحابہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

بابو صاحب محترم احمدیت کے سچے فدائی نیک اور عابد و زاہد بزرگ تھے۔ نماز باجماعت اور تہجد کا خاص التزام فرماتے تھے۔ زندگی بھر سلسلہ کی جملہ تحریکات میں حسبِ استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے خاص طور پر تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ جہاں کہیں بھی رہے نہایت مستعدی اور بے باکی سے فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔ دینی ذوق و شوق اور مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ امسال بھی باوجودیکہ آپ عمر کے تقاضے اور مسلسل بیماری کی وجہ سے بہت نحیف اور کمزور ہو گئے تھے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے امتحان ترجمہ قرآن مجید میں شریک ہوئے اور جملہ انصار میں دوم پوزیشن لے کر اجتماع کے موقع پر انعام حاصل کیا۔ ۱۹۲۸ء میں جب پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک ریلوے لائن ممتد ہوئی تو اس وقت آپ ریلوے میں ملازم تھے آپ محکمے کی طرف سے قادیان کے پہلے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے۔ آپ کی سب سے بڑی خوش بختی یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو محترم جناب مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم رضی اللہ عنہ جیسا قابل فخر فرزند عطا کیا جنہوں نے مغربی افریقہ میں سالہا سال تک رئیس التبلیغ کے طور پر نہایت اخلاص، محنت و جانفشانی اور کامیابی کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض کو سرانجام دیا۔ اور بالآخر ۱۹۵۵ء میں وہیں وفات پاکر شہادت کا مرتبہ پایا۔ آپ کے دوسرے فرزند مکرم جناب بابو بشیر احمد صاحب قیامِ پاکستان کے بعد سے اپنے تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں گھیانہ میں مقیم ہیں اور امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم بابو صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اپنے خاص قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

عدن کے السید عبداللہ محمد عثمان الشبوطی اور ان کے بعض افرادِ خاندان

مراکزِ احمدیت میں

ربوہ ۱۱ دسمبر۔ آجکل جماعت احمدیہ عدن کے دو ممتاز رکن السید محمد عبداللہ الشبوطی اور ان کے بھائی السید سلطان محمد عثمان الشبوطی مع اہل و عیال ربوہ تشریف لائے ہوئے ہیں وہ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک کراچی ہوتے ہوئے ربوہ پہنچے تھے۔ یہ ہر دو صاحبان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور مرکزِ سلسلہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے نیز جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ یاب ہونے کی غرض سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ ان کے فرزند عبداللہ محمد الشبوطی صاحب گذشتہ عرصہ سال سے ربوہ میں مقیم ہیں۔ اور خدمتِ اسلام کی غرض سے علمِ دین حاصل کر رہے ہیں۔ (الفضل ۱۲/۱۲/۵۹)

قادیان ۲۰ دسمبر۔ الشبوطی خاندان کے یہ جملہ افراد احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں زیارتِ مقاماتِ مقدسہ اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے مورخہ ۱۴ دسمبر کی شام کو یہاں پہنچے۔ [illegible] اور آج ربوہ واپس تشریف لے گئے۔ جلسہ کے سہ روزہ اجلاسات میں بڑے شوق سے حاضر ہوتے رہے۔ اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور اجتماعی دعاؤں میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ السید محمد عبداللہ الشبوطی پختہ ایمان اور احمدیت سے والہانہ عشق رکھتے ہیں۔ ایک موقعہ پر نمائندہ بدر کو جب آپ سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ اور آپ کے سامنے تقسیمِ ملک کے وقت قادیان سے ہجرت کے حالات کا تذکرہ ہوا تو آپ نے پختہ ایمان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف سے مومنوں پر ایسے حالات اس لئے آتے ہیں تا انہیں ایمان میں بڑھائے اور ان کو مزید انعامات سے نوازے۔ آپ کا نورانی اور پرکشش چہرہ غیر مسلموں پر خاص اثر کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص کو بڑھائے۔ اور ان کے اس سفر کو ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین۔

جرمن نومسلم برادر ناصر ولہلم تنکوسکی ربوہ میں

ربوہ ۱۴ دسمبر۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بیرونی ممالک سے احمدی احباب کی ربوہ میں آمد کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع کی گئی تھی عدن کے جناب السید عبداللہ محمد عثمان الشبوطی اپنے بعض افراد خاندان کے ساتھ ۱۴ دسمبر کو ربوہ پہنچے تھے۔ اب مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۹ء کو ہمارے جرمن نومسلم بھائی جناب ناصر ولہلم تنکوسکی جرمنی سے روانہ ہو کر پہلے کولمبو پہنچے وہاں کچھ دن قیام کرنے کے بعد بمبئی اور دہلی ہوتے ہوئے لاہور وارد ہوئے۔ اور وہاں سے بذریعہ بس ربوہ تشریف لے آئے۔ آپ جنوری ۱۹۶۰ء کے اختتام تک یہاں مقیم رہیں گے۔ اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد جو ان کے آنے کی اصل غرض ہے اپنے وطن واپس تشریف لے جائیں گے۔

محترم برادر ناصر ولہلم تنکوسکی آج سے اڑھائی سال قبل ۲۲ جون ۱۹۵۷ء کو جب روز ہمبورگ میں جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ پہلی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا تھا اسلام قبول کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ اس وقت سے آپ اسلامی علوم کا برابر مطالعہ کر رہے ہیں اور شدید خواہش رکھتے ہیں کہ علمِ دین حاصل کر کے اپنے ہم وطنوں تک کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانے کے قابل ہو سکیں۔ اسی غرض کے پیشِ نظر آپ نے اب مرکزِ سلسلہ میں آکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ یاب ہونے کا فیصلہ کیا۔ اور یہاں آکر ایک طویل سفر کے بعد ربوہ تشریف لے آئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرکزِ سلسلہ میں آپ کا آنا مبارک کرے اور آپ کو مزید استقامت عطا فرما کر صحیح معنوں میں اسلام کا خادم بنائے۔ (آمین)

درخواستِ دعا

مکرمی عبدالرزاق صاحب ریڈیو سروس گوندا اس وقت چند مشکلات میں مبتلا ہیں۔ تمام احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کی جملہ مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار بشیر احمد طاہر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستِ دعا

حکیم میر غلام صاحب پراونشل امیر کشمیر چار پانچ مہینے سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا کامل عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار میر غلام رسول بقلم خود)

ولادت

مورخہ ۱۷ و ۱۸ دسمبر کی درمیانی رات کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔ سی (سابق درویش) کو حرم ثانی سے سات بچیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نو مولود کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ اس موقعہ پر ادارہ بدر ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

خبریں

نئی دہلی ۲۱ دسمبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج لوک سبھا میں اعلان کیا کہ انہوں نے وزیر اعظم چین مسٹر چو۔ این۔ لائی کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ اُن کے لئے ۲۶ دسمبر کو چین کے کسی مقام پر یا رنگون میں مسٹر چو۔ این۔ لائی ان کے ساتھ ملاقات کرنا ممکن نہیں ہے مسٹر چاؤ این لائی نے انہیں اپنے تازہ ترین مراسلہ میں لکھا تھا۔ کہ بعض ایسے اصول طے کرنے کے لئے جو بھارت اور چین کے سرحدی جھگڑے کے سلسلے میں دونوں طرف کے نمائندوں کی بات چیت کی رہنمائی کر سکیں دونوں وزیراعظموں کو چین کے کسی مقام یا رنگون میں ۲۶ دسمبر کو ملاقات کرنی چاہیئے۔ شری نہرو نے بتایا۔ میں نے مسٹر چاؤ کو لکھا ہے کہ میرے لئے اگلے کچھ دنوں میں رنگون نا کسی اور جگہ جانا ممکن نہیں ہے۔ تاہم میں نے اپنا یہ نظریہ پھر دہرایا ہے۔ کہ میں اُن کے ساتھ ہر وقت ملاقات کرنے اور دونوں ملکوں کے تمام اختلافات پر بات چیت کرنے اور تصفیہ کے تمام راستے ڈھونڈھنے کو تیار ہوں۔ لیکن میں نے انہیں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ ہم اصولوں پر کیسے متفق ہو سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارے درمیان حقائق پر کوئی اتفاق رائے موجود نہیں ہے۔ آپ نے کہا پیشتر اسکے کہ ہم اگلے اقدام پر بات چیت کریں۔ میں اپنے ۲۶ ستمبر اور ۱۶ نومبر کے خط کا اشارہ کر دوں گا۔ میں نے ان دونوں خطوط میں اس جھگڑے کے بڑے بڑے حقائق کا ذکر کیا تھا۔ تاہم انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ وہ جلد ہی میرے ان خطوط کا جواب دیں گے۔ چنانچہ میں ان کے اس جواب کا انتظار کروں گا۔ مسٹر نہرو نے کہا۔ مجھے چاؤ کا خط پڑھ کر بڑا افسوس ہوا ہے کہ انہوں نے میری واجب اور ممکن العمل تجاویز کو قبول نہیں کیا۔

نئی دہلی ۲۱ دسمبر۔ بھارت چین سرحدی جھگڑے کے متعلق وزیر اعظم چین مسٹر چو۔ این۔ لائی اور شری نہرو کے درمیان جو تازہ ترین خطوط کا تبادلہ ہوا ہے۔ اس پر لوک سبھا میں بحث کا مطالبہ آچاریہ کرپلانی نے کیا۔ انہوں نے کہا۔ چینیوں نے بھارت کی تمام معقول تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ اور اب وہ محض وقت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح بھارت کا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ شری نہرو نے مسٹر چاؤ کو لکھا ہے کہ انہیں اُن کی یہ تجاویز منظور نہیں۔ کہ دونوں وزراء اعظم ۲۶ دسمبر کو چین کے کسی مقام یا رنگون میں بات چیت کریں۔ آچاریہ کرپلانی کو جواب دیتے ہوئے شری نہرو نے کہا۔

جہاں تک میرا تعلق ہے اور میری سرکار کا تعلق ہے۔ ہم بات چیت کریں گے۔ اور آخری حد تک بات چیت کریں گے۔ میں کسی بھی مرحلہ پر بات چیت توڑنے کے طریق کار کو مسترد کرتا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ضروری کارروائی نہ کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ سفارتی سطح پر سرگرمیوں اور بات چیت توڑنے کا بدل صرف جنگ ہے۔ اور ہم دونوں کو جنگ کے نتائج سوچ لینے چاہئیں۔ پرجا سوشلسٹ لیڈروں آچاریہ کرپلانی شری ناتھ پائی اور ایک آزاد ممبر شری جے پال سنگھ نے شری نہرو کی اس رائے سے اتفاق نہ کیا۔ اور کہا کہ سفارتی سطح پر سرگرمیوں اور بات چیت کو توڑنے کا متبادل طریق کار جنگ نہیں ہے۔

چنڈی گڑھ ۲۱ دسمبر۔ آج پنجاب کونسل میں وزیر خزانہ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے بتایا کہ اس سلسلہ میں قطعی اندازہ لگانا مشکل ہے کہ بھاکڑا بند کے کنٹرول چیمبر کے حادثہ میں کس قدر نقصان ہوا ہے۔ تاہم اس مرحلہ پر اندازہ یہ ہے کہ ایک کروڑ ۵۵ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ اس میں بجلی گھر کے نقصان زدہ مشینری کی مرمت اور دیگر مرمت کا خرچ بھی شامل ہے۔ بجلی گھر کی مشینری کی مرمت پر ۳۰ لاکھ روپیہ خرچ اُٹھنے کا اندازہ ہے۔ باقیماندہ رقم میں سے ۵ لاکھ روپیہ بجلی گھر کے اندر پڑی ہوئی مشینری کے نقصان کا ہے۔ اور ایک کروڑ ۱۰ لاکھ کنٹرول چیمبر، سرنگ اور بجلی گھر کے دروازوں وغیرہ کی مرمت اور دیگر خرچ کا ہے۔ ڈاکٹر بھارگو نے کہا کہ اس سے پہلے بھاکڑا بند کی تکمیل کی تاریخ سن ۱۹۶۱ء تھی مگر اس حادثہ کی وجہ سے اب اس کی پوزیشن میں کچھ فرق پڑ گیا ہے۔

کراچی ۲۱ دسمبر۔ پاکستان ٹائمز کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور کے دورہ کے نتیجہ کے طور پر عنقریب صدر ایوب اور وزیر اعظم نہرو میں ملاقات ہونے والی ہے۔ نامہ نگار کے بیان کے مطابق کراچی کے ڈپلومیٹک مشاہدین کا کہنا ہے کہ صدر آئزن ہاور سے ملاقات کے بعد کراچی اور نئی دہلی سے جو مشترکہ کمیونک جاری کئے گئے تھے ان سے اس خیال کی تائید ہوتی ہے کیونکہ دونوں بیانوں میں تمام جھگڑوں کو پُر امن مفاہمت سے حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ یہ مشاہد اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ صدر آئزن ہاور نے کسی مرحلہ پر بھی مصالحت کنندہ کا کردار ادا نہیں کیا۔ لیکن اس وقت بھارت اور پاکستان کو جس عظیم خطرے کا سامنا ہے اس کی موجودگی میں ان حلقوں کے خیال کے مطابق بھارت اور پاکستان کے لیڈروں پر ضرور یہ بات واضح ہو گی کہ اس خطرے کی موجودگی میں بھارت اور پاکستان کے معمولی جھگڑے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اور ان کو نپٹانا ہی بہتر ہو گا۔

نئی دہلی۔ ۲۱ دسمبر۔ واشنگٹن سے موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق سندھ طاس کے تین مغربی دریاؤں کے پانی سے کشمیر کی ضروریات پوری کرنے کے متعلق بھارت اور پاکستان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ لندن میں نہری پانی کے متعلق جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں جموں و کشمیر کی پانی کی ضرورت کے بارے میں دونوں وفد کسی سمجھوتہ پر پہنچنے میں ناکام رہے تھے۔ اب پاکستان نے اس بات پر رضامندی دی ہے کہ آئندہ کشمیر کو ان دریاؤں سے جتنے پانی کی ضرورت ہو گی اُتنا ہی وہ حاصل کر سکے گا۔

جناب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر گورداسپور کی احمدیہ شفاخانہ قادیان کے متعلق

خوش کن رائے

قادیان مورخہ ۲۰/۱۲/۵۹ آج مسٹر چندر بھان صاحب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر صاحب نے احمدیہ شفاخانہ قادیان کا معائنہ فرمایا۔ اُن کی طرف سے معائنہ کی باقاعدہ اطلاع قبل از وقت نہ دی گئی تھی تاہم مکرم چوہدری غلام ربانی صاحب انچارج شفاخانہ احمدیہ نے شفاخانہ کے جملہ کوائف اور حالات خوش اسلوبی سے جناب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر صاحب کی خدمت میں پیش کئے اور اس خیراتی شفاخانہ کا متعلقہ ریکارڈ بھی اُن کے ملاحظہ میں لایا۔ جناب آفیسر صاحب موصوف نے شفاخانہ کی معائنہ بُک پر مندرجہ ذیل ریمارکس انگریزی میں درج فرمائے۔ جس کا ترجمہ نیچے دیا جاتا ہے:۔

"میں نے آج احمدیہ ہسپتال قادیان کا معائنہ کیا۔ یہ شفاخانہ بہت صاف اور ستھرا پایا گیا۔ ادویات باقاعدہ ترتیب سے رکھی ہوئی ہیں۔ اور ان پر باقاعدہ لیبل لگے ہوئے ہیں۔ نئے مریضوں کی حاضری تقریباً دو ہزار ہے۔ یہ تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ادارہ لوگوں میں بہت ہردلعزیز ہے اور یہ شہر کے مرکز میں مناسب موقع پر بھی ہے۔ یہ ہسپتال تمام مذاہب و اقوام کے لوگوں کے لئے کھلا ہے۔ اور بڑی عمدگی سے مفید خدمت پبلک کی کر رہا ہے"۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ باوجود غیر معمولی حالات، مالی مشکلات اور کئی دیگر دشواریوں کے ہمارا خیراتی ہسپتال مقدور بھر خدمت قادیان اور ارد گرد کے دیہات کی پبلک کی کر رہا ہے۔ اور یہ بات خوش کن اور حوصلہ افزا ہے کہ جناب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر صاحب نے شفاخانہ کے کام کو دیکھ کر خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔ ہم جناب چندر بھان صاحب ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے شفاخانہ کی کارگذاری کو بہ نظر استحسان دیکھا ہے۔ اور اس کی قدر کی ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان ۲۲/۱۲/۵۹

سردار ہربنس سنگھ صاحب ساہی

سابق ڈیلیگیٹ ڈسکہ حال دسوہہ

نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لاء اور ان کے ساتھیوں کے کھانے کا انتظام کیا۔ سردار صاحب موصوف چوہدری صاحب کی گذشتہ آمد پر بھی کھانے وغیرہ کا انتظام اپنے تعلق محبت اور برادری کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ اس دفعہ علاوہ کھانے کے انتظام کے انہوں نے دو دفعہ چوہدری صاحب اور اُن کے پندرہ بیس دوستوں کی چائے پارٹی بھی کی۔ خدا تعالیٰ ان کو اس محبت اور خدمت کا اجر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین